ہفت روزہ
ندائے خلافت
لاہور
22
www.tanzeem.org
21تا27 شعبان المعظم 1436ھ/9تا15 جون 2015ء

اس شمارے میں

ماہِ رمضان المبارک کی آمد
ضروری ذہنی تیاری!

کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھائے گا!

موجِ دُود

رمضان المبارک کی نیکیاں

مدارس پر تنقید کیوں؟

بحیثیتِ عورت ہماری ذمہ داریاں

اور تم خوار ہوئے تارک قرآں ہو کر

رمضان المبارک کے دوران
دورۂ ترجمہ قرآن کے پروگراموں کی فہرست

غفلت آخر کب تک!

اے بے خبرو! یاد رکھو کہ زندگی کی خواہش ہے تو مشکلات سے گھبرانا لاحاصل ہے' کیونکہ مشکلیں زندہ اور متحرک انسانوں ہی کے لیے ہیں' ایک بے روح لاش کے لیے نہیں ہیں۔ آرام کی خواہش ہے تو اس کی سب سے بہتر جگہ قبر ہے۔ بیٹھے رہو گے تو یقیناً ٹھوکر نہیں لگے گی' پر جب چلو گے تو ٹھوکریں کھانا ضروری ہیں۔

غفلت و سرشاری کی بہت سی راتیں بسر ہو چکیں' اب خدا کے لیے بسترِ مدہوشی سے سر اٹھا کر دیکھئے کہ آفتاب کہاں نکل آیا ہے۔ آپ کے ہم سفر کہاں تک پہنچ چکے ہیں اور آپ کہاں پڑے ہیں؟ یہ نہ بھولئے کہ آپ اور کوئی نہیں' بلکہ ''مسلم'' ہیں اور اسلام کی آواز آپ سے آج بہت سے مطالبات رکھتی ہے۔ کب تک اس دین الٰہی کو اپنے اعمال سے شرمندہ کیجئے گا' کب تک دنیا کو اپنے اوپر ہنسایئے گا اور خود نہ رویئے گا اور کب تک اسلام کی قوت کا خانہ خالی رہے گا؟ اگر مصائب کا تازیانہ غفلت کی ہوشیاری کا ذریعہ ہے تو کون سے مصائب ہیں جن کا آپ پر نزول نہیں ہو چکا ہے؟

مولانا ابو الکلام آزادؒ

الھدیٰ (662)

ڈاکٹر اسرار احمد

دنیا و آخرت کی ناکامی

سُورۃ بَنِی اِسْرَاءِیل | بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | آیات:16تا 8

وَاِذَآ اَرَدْنَآ اَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةً اَمَرْنَا مُتْرَفِيْهَا فَفَسَقُوْا فِيْهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنٰهَا تَدْمِيْرًا ﴿١٦﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْۢ بَعْدِ نُوْحٍ ۭ وَكَفٰى بِرَبِّكَ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا ﴿١٧﴾ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَاۗءُ لِمَنْ نُّرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلٰىهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا ﴿١٨﴾

آیت ۱۶ ﴿وَاِذَآ اَرَدْنَآ اَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةً اَمَرْنَا مُتْرَفِيْهَا فَفَسَقُوْا فِيْهَا﴾ ’’اور جب ہم ارادہ کرتے کہ تباہ کر دیں کسی بستی کو تو ہم اس کے خوشحال لوگوں کو حکم دیتے اور وہ اس میں خوب نافرمانیاں کرتے‘‘

﴿فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنٰهَا تَدْمِيْرًا ﴿١٦﴾﴾ ’’پس ثابت ہو جاتی اس پر (عذاب کی) بات‘ پھر ہم اس کو بالکل نیست و نابود کر دیتے۔‘‘

یہاں کسی بستی پر عذابِ استیصال کے نازل ہونے کا ایک اصول بتایا جا رہا ہے کہ کسی بھی معاشرے میں اس کا سبب وہاں کے دولت منداور خوشحال لوگ بنتے ہیں۔ یہ لوگ علی الاعلان اللہ تعالیٰ کے احکام کی نافرمانیاں کرتے ہیں۔ عوام انہیں ان کے کرتوتوں سے باز رکھنے کے لیے کوئی کردار ادا نہیں کرتے‘ بلکہ ایک وقت آتا ہے جب وہ بھی ان کے ساتھ جرائم میں شریک ہو جاتے ہیں اور یوں ایسا معاشرہ اللہ کے عذاب کی لپیٹ میں آ جاتا ہے۔ ایسے میں صرف وہی لوگ عذاب سے بچ پاتے ہیں جو نہی عن المنکر کا فریضہ ادا کرتے رہے ہوں۔

آیت ۱۷ ﴿وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْۢ بَعْدِ نُوْحٍ ۭ وَكَفٰى بِرَبِّكَ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا ﴿١٧﴾﴾ ’’اور کتنی ہی قوموں کو ہم نے ہلاک کیا نوحؑ کے بعد۔ اور کافی ہے آپ کا رب اپنے بندوں کے گناہوں سے باخبر رہنے اور ان کو دیکھنے کے لیے۔‘‘

آیت ۱۸ ﴿مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَاۗءُ لِمَنْ نُّرِيْدُ﴾ ’’جو کوئی عاجلہ کا طلب گار بنتا ہے‘ ہم اس کو جلدی دے دیتے ہیں اس میں سے جو کچھ ہم چاہتے ہیں‘ جس کے لیے چاہتے ہیں‘‘

آیت زیر نظر میں جو اصول بیان ہوا ہے اس کی وضاحت یہ ہے کہ جو شخص دنیا کی عیش اور دنیا کی دولت و شہرت حاصل کرنے کا خواہش مند ہو اور صرف اسی کے لیے منصوبہ بندی‘ محنت اور دوڑ دھوپ کرے‘ اس کی محنت اور دوڑ دھوپ کو اللہ کسی نہ کسی درجہ میں کامیاب کر دیتا ہے‘ مگر ضروری نہیں کہ جس قدر کوئی دنیا سمیٹنا چاہے اسی قدر اسے مل بھی جائے۔ اور یہ بھی ضروری نہیں کہ جو کوئی بھی اس ’’عاجلہ‘‘ کو پانے کی دوڑ میں شامل ہو‘ کامیاب ٹھہرے‘ بلکہ ہر کسی کو وہی کچھ ملے گا جو اللہ چاہے گا۔

﴿ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلٰىهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا ﴿١٨﴾﴾ ’’پھر ہم مقرر کر دیتے ہیں اس کے لیے جہنم۔ وہ داخل ہو گا اس میں ملامت زدہ‘ دھتکارا ہوا۔‘‘

اس شخص کی خواہش اور محنت سب دنیا کے لیے کی تھی‘ چنانچہ دنیا کسی نہ کسی قدر اسے دے دی گئی۔ آخرت کے لیے اس نے خواہش کی تھی اور نہ محنت‘ لہٰذا آخرت میں سوائے جہنم کے اس کے لیے اور کچھ نہیں ہوگا۔

فرمانِ نبویؐ

بزرگوں کا ادب واحترام

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: ((**مَا اَکْرَمَ شَابٌّ شَیْخًا لِسِنِّہٖ اِلَّا قَیَّضَ اللّٰہُ لَہٗ مَنْ یُکْرِمُہٗ عِنْدَ سِنِّہٖ**)) (رواہ الترمذی)

’’حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ’’جو جوان کسی بوڑھے بزرگ کا اُس کے بڑھاپے ہی کی وجہ سے ادب واحترام کرے گا‘ تو اللہ تعالیٰ اُس جوان کے بوڑھے ہونے کے وقت ایسے بندے مقرر کر دے گا جو اُس وقت اُس کا ادب واحترام کریں گے۔‘‘

تشریح: اس حدیث سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ بڑوں کے ادب واحترام کا رسول اللہ ﷺ کی ہدایت و تعلیم میں کیا درجہ ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بڑوں کا ادب واحترام اور ان کی خدمت وہ نیکی ہے جس کا صلہ اللہ تعالیٰ اس دنیا میں بھی عطا فرماتا ہے اور اصل جزا و ثواب کی جگہ تو آخرت ہی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اداریہ

حافظ عاکف سعید

ماہ رمضان المبارک کی آمد......ضروری ذہنی تیاری!

تنظیم اسلامی تمام دینی تحریکات میں اس اعتبار سے ممیّز ہے کہ اس کی اٹھان ''تحریک رجوع الی القرآن'' کے ذریعے ہوئی۔ اس کے بانی اور موسس محترم ڈاکٹر اسرار احمد ؒ کا آج بھی بنیادی تعارف عوام الناس میں ایک عظیم ''مدرس قرآن'' اور داعی الی القرآن'' ہی کا ہے اور بفضلہٖ تعالیٰ تنظیم اسلامی اور انجمن خدام القرآن کے پلیٹ فارم سے قرآن کی ابدی ہدایت اور اس کے انقلاب آفریں پیغام کو موثر انداز میں عام کیا جا رہا ہے۔ اس اعتبار سے ہمارے احباب و رفقاء کے لیے رمضان المبارک کی اہمیت دو چند ہو جاتی ہے۔ حدیث رسول ﷺ میں بھی رمضان اور قرآن کے تعلق کو بہت اہتمام کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ حضرت عبداللہ ابن عباس ؓ، نبی کریم ﷺ کے بارے میں بیان فرماتے ہیں کہ جبریل ؑ رمضان کی ہر شب آپ ﷺ سے ملاقات کرتے تھے اور آپ ﷺ اُن ؑ کے ساتھ قرآن کریم کا دور فرمایا کرتے تھے۔'' (صحیح بخاری) رسول اللہ ﷺ، صحابہ کرام ؓ اور صلحائے امت کا یہ معمول ملتا ہے کہ ماہ رمضان کی آمد سے دو ماہ قبل ہی اس کی تیاری شروع کر دیتے تھے۔ چنانچہ جب رجب کا مہینہ آتا تھا تو رسول ﷺ ان الفاظ میں دعا فرماتے تھے: ((اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ رَجَبَ وَشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ)) (مسند احمد) ''اے اللہ ہمارے لیے رجب اور شعبان کے مہینے میں برکت فرما اور ہمیں رمضان کے مہینے تک پہنچا''۔ پس رمضان المبارک کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کے لیے ہمیں چاہیے کہ خود کو ذہناً و قلباً تیار کریں۔ اس کام کے لیے بہترین ذریعہ وہ احادیثِ مبارکہ ہیں جو فضائلِ رمضان کے عنوان سے مجموعہ احادیث میں دیکھی جا سکتی ہیں۔

ہر اہم کام کرنے سے قبل اُس کی بابت ضروری علم کا حصول بھی ضروری ہے۔ چنانچہ عبادات کے حوالے سے بھی ناگزیر اُمور کا علم حاصل کرنا ضروری ہے تاکہ اُنہیں صحیح شکل اور روح کے ساتھ ادا کیا جا سکے۔ لہٰذا ماہ رمضان سے متصلاً قبل اور دوران، روزے کے مسائل کا علم حاصل ہونا بھی ضروری ہے تاکہ مفسدات و مکروہات سے بچا جا سکے اور آداب و شرائط کے ساتھ اس فریضہ کی ادائیگی ممکن ہو سکے۔ اس ضمن میں علمائے کرام اور مدرسین قرآن سے حصول رہنمائی کے ساتھ ساتھ مستند کتب مثلاً آسان فقہ، بلوغ المرام، ریاض الصالحین اور معارف الحدیث وغیرہ کے متعلقہ ابواب کا مطالعہ بہت مفید رہے گا۔ ذہنی تیاری میں یہ بات بھی اہم ہے کہ رفقاء و احباب قبل از رمضان ہی اس مہینہ کے معمولات کا تعین کریں۔ زیادہ سے زیادہ وقت عبادات و دینی مشاغل کے لیے فارغ کرنے کی کوشش کی جائے۔ لایعنی اُمور سے مکمل اجتناب کا عزم ہو۔ ماہ رمضان المبارک کی دو خصوصی عبادات میں دن کا روزہ اور رات کا قیام شامل ہیں۔ اللہ کے رسول ﷺ نے ان کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا: ''روزہ اور قرآن دونوں بندے کے حق میں سفارش کریں گے، روزہ عرض کرے گا: اے میرے رب! میں نے اس بندے کو دن میں کھانے پینے اور نفس کی خواہش پورا

ہفت روزہ

لاہور

ندائے خلافت

تا خلافت کی بِنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

تنظیم اسلامی کا ترجمان، نظامِ خلافت کا نقیب

بانی: اقتدار احمد مرحوم

21 تا 27 شعبان المعظم 1436ھ — جلد 24
9 تا 15 جون 2015ء — شمارہ 22

مدیر مسئول: حافظ عاکف سعید

مدیر: ایوب بیگ مرزا

نائب مدیر: محمد خلیق

ادارتی معاون: فرید اللہ مروت

نگران طباعت: شیخ رحیم الدین

پبلشر: محمد سعید اسعد، طابع: رشید احمد چودھری

مطبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ، لاہور

مرکزی دفتر تنظیم اسلامی:

67-اے علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور-54000

فون: 36316638-36366638-

E-Mail:markaz@tanzeem.org

مقام اشاعت: 36-کے ماڈل ٹاؤن لاہور-54700

فون: 35869501-03 فیکس: 35834000

publications@tanzeem.org

قیمت فی شمارہ 12 روپے

سالانہ زرِ تعاون

اندرونِ ملک......450 روپے

بیرون پاکستان

انڈیا------------(2000 روپے)

یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (2500 روپے)

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (3000 روپے)

ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر "مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن" کے عنوان سے ارسال کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے

''ادارہ'' کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

کرنے سے روکے رکھا، اس کے حق میں میری سفارش قبول فرما۔ اور قرآن کہے گا: اے میرے رب! میں نے اس کو رات کو سونے اور آرام کرنے سے روکے رکھا، پس اس کے حق میں میری سفارش قبول فرما، چنانچہ دونوں کی سفارش قبول ہو جائے گی''۔

ماہ رمضان المبارک کے دوران ہمیں روزہ رکھنے کے ساتھ جن امور کا اہتمام کرنا ہے ان میں فہم و تلاوتِ قرآن کا اہتمام سرفہرست ہے۔ مزید برآں روزہ افطار کروانا، سحری کو معمول بنانا، آخری عشرے میں اعتکاف کرنا، لیلۃ القدر کی تلاش، اعمالِ صالحہ پر خصوصی توجہ اور مناجات کی کثرت شامل ہیں۔

سیرت کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ کے ہاں رمضان المبارک صرف انفرادی برکتیں اور حصولِ ثواب کے مواقع ہی نہیں لاتا تھا بلکہ میدان کارزار میں حق و باطل کی کشاکش بھی اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ اس ماہِ مبارک میں بھی جاری رہتی تھی۔ چنانچہ غزوۂ بدر جسے اللہ تعالیٰ نے یوم الفرقان (یعنی حق و باطل میں فرق کر دینے والا دن) قرار دیا، رمضان المبارک 2 ہجری میں پیش آیا، جس میں فتح عظیم نے جزیرہ نمائے عرب کی مرکزی بستی یعنی مکہ مکرمہ پر مسلمانوں کے قبضہ کی راہ ہموار کی۔ 8ھ میں مکہ فتح ہوا اور اس طرح سرزمین عرب پر غلبۂ دینِ حق کی صورت میں اسلامی ریاست کا قیام عمل میں آیا۔ اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے ''تھمتا نہ تھا کسی سے سیلِ رواں ہمارا'' کے انداز میں اُس وقت کی معلوم دنیا کے ایک بڑا حصہ پر اسلام کا پرچم لہرانے لگا، جس کے نتیجے میں انسانیت کو بڑے پیمانے پر کامل عدل و انصاف، خوشحالی اور امن و امان نصیب ہوا۔ اور پھر کم و بیش آٹھ صدیوں تک سلطنت اسلامیہ کو دنیا کی واحد سپریم پاور کی حیثیت حاصل رہی۔ آج بدقسمتی سے دنیا بھر میں ستاون اسلامی ممالک ہیں لیکن ان میں سے کوئی ایک بھی حقیقی اسلامی فلاحی ریاست کا روپ نہ دھار سکی، جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ آج دنیا بھر میں موجود تمام 57 اسلامی ممالک اور پونے دو ارب مسلمان ذلت اور نکبت کا شکار ہیں۔ تنظیم اسلامی کے رفقاء کو رمضان المبارک کے حوالے سے سیرت کے اس پہلو کو خصوصی طور پر پیش نظر رکھنا چاہیے کہ ہمیں دن کے روزے اور رات کو قرآن کی برکھا برسنے سے جو روحانی قوت حاصل ہو اس میں ہم اپنے اس عزم کو تازہ کریں کہ ہمیں پاکستان میں اقامت دین کی جدوجہد کو تیز تر کرنا ہے۔ ہمیں اپنی مالی اور جسمانی توانائیاں جس قدر ممکن ہو سکے اس کام اور اس کے تقاضوں کی ادائیگی پر لگانا ہوں گی۔ ہمیں رمضان کی راتوں خصوصاً شب قدر میں انفرادی دعاؤں کے ساتھ یہ دعا بھی کرنا ہوگی کہ اے اللہ مجھے اس دینی فریضہ کی ادائیگی کے لیے ہمت اور توفیق عطا فرما! اے اللہ میرے لیے ایسے اسباب اور آسانیاں پیدا فرما کہ میں اپنا تن من دھن وطن عزیز میں اسلام کے عادلانہ نظام کے قیام و نفاذ کے لیے کھپا دوں تاکہ دنیا بھر میں رحمۃٌ للعالمین ﷺ کے لائے ہوئے نظامِ خلافت کے قیام کی بنیاد مہیا ہو سکے۔

اجتماعی سطح پر اس فریضہ کی ادائیگی کے لیے تنظیم اسلامی نے منہاجِ نبویؐ کی روشنی میں اپنے لیے جو طریقۂ کار اور منہج اختیار کیا ہے اُس کی رو سے مراحل انقلاب میں سے دعوت، تربیت، تنظیم اور صبر محض کے مراحل اس وقت ہمیں درپیش ہیں۔ الحمدللہ کہ تنظیم کے تحت پاکستان کے بہت سے شہروں میں ماہ رمضان المبارک میں منعقد ہونے والی دورہ ترجمہ قرآن کی محافل ہمیں اس حوالے سے کام کرنے اور ان تنظیمی تقاضوں کی ادائیگی کا بہترین موقع فراہم کرتی ہیں۔ چنانچہ اپنے احباب و اقرباء کو ان محافل میں شرکت کی دعوت دینا اور خود بھی ان محافل میں شرکت کر کے قرآن مجید کی آیات کے ذریعہ اپنا ذاتی تربیت و تزکیہ کرنا، ان محافل کے ضمن میں انتظامی امور میں بھاگ دوڑ کرنا، نظم و ضبط کی پابندی کرنا، مسلسل 30 دن تک صبر و استقامت کے ساتھ ان محافل کے انعقاد کو یقینی بنانا وغیرہ، یہ سب کام نہ صرف یہ کہ ہماری بنیادی دعوت کے فروغ کا بہت اہم اور مؤثر ذریعہ ہیں، بلکہ ''جہاد بالقرآن'' کا حصہ بھی ہیں۔

انفاق کے حوالے سے ہم جانتے ہیں کہ ایک ہوتا ہے فرض انفاق یعنی زکوٰۃ —— اور دوسرا ہے نفلی انفاق۔ اکثر افراد کا معمول ہے کہ ماہ رمضان المبارک میں اس فریضے کی ادائیگی کا اہتمام کرتے ہیں۔ نفلی انفاق کی مزید دو اقسام ہیں: ایک یہ کہ اپنا مال اللہ کی مخلوق پر خرچ کیا جائے، جسے عرفِ عام میں صدقات و خیرات سے تعبیر کیا جاتا ہے اور دوسری قسم وہ ہے جسے قرآن جہاد بالمال اور انفاق فی سبیل اللہ قرار دیتا ہے یعنی اللہ کے دین کی اقامت اور سربلندی کی جدوجہد میں اور قرآن حکیم کے ابدی پیغام یا دینی علوم و افکار کی نشر و اشاعت کے لیے اپنا مال خرچ کرنا۔ اس دوسری قسم کو اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے ذمہ قرض سے تعبیر کرتے ہیں اور اس کا اجر بھی بے حد و حساب ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی رمضان المبارک میں سخاوت کا حال یوں بیان کرتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ تمام لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور خصوصاً رمضان میں آپ ﷺ کی سخاوت اور بڑھ جاتی تھی۔ جب حضرت جبریل علیہ السلام آپ سے ملاقات کرتے تھے۔ جبریل علیہ السلام بالعموم رمضان کی ہر شب آپ ﷺ سے ملاقات کرتے تھے، پس جب رسول اللہ ﷺ جبریل علیہ السلام سے ملاقات کرتے تو آپؐ کی سخاوت تیز ہوا سے بھی زیادہ بڑھ جاتی تھی۔''

ربِّ کریم سے دعا ہے کہ ہمیں رمضان المبارک کی ساعتوں سے بھرپور طور پر بہرہ مند ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور جو کچھ سطور بالا میں عرض کیا گیا اس پر ہم سب کو خلوص و اخلاص کے ساتھ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

☆☆☆☆☆

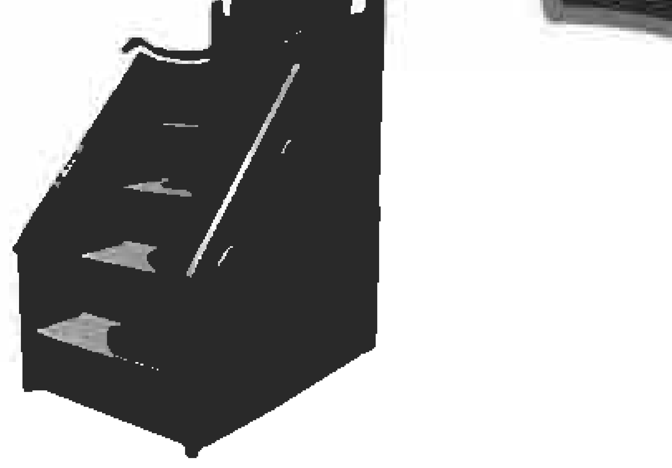

کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھائے گا!

مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی، لاہور میں امیر تنظیم اسلامی حافظ عاکف سعید ﷾ کے 29 مئی 2015ء کے خطابِ جمعہ کی تلخیص

سورۃ التحریم کی آخری آیات ابھی آپ نے سماعت فرمائی ہیں۔ پچھلے جمعہ توبہ کے موضوع پر گفتگو ہوئی تھی۔ اس ضمن میں میں نے آپ کو بتایا تھا کہ خالص اور سچی توبہ کی چند شرائط اور تقاضے ہیں۔ وہ یہ کہ اس گناہ کو چھوڑنے کی نیت کے ساتھ اس پر پشیمانی بھی ہو۔ پھر اللہ کی بارگاہ میں گڑگڑا کر سچے دل سے استغفار کیا جائے اور اس کے بعد پوری کوشش کی جائے کہ آئندہ اس گناہ کا ارتکاب نہ ہو۔ انسان کوشش کرے مگر کبھی قدم پھسل جائے تو پھر سے توبہ کر لے۔ ہم خود بھی دھوکا کھا سکتے ہیں کسی اور کو بھی دھوکا دے سکتے ہیں، لیکن اللہ کو دھوکا نہیں دے سکتے اور وہ جانتا ہے کہ یہ واقعی سچی توبہ ہے یا صرف جھوٹ موٹ کی توبہ۔ اگر سچی توبہ ہوگی تو تمام گناہ معاف ہو جائیں گے۔ یہ ہے توبہ کی تاثیر اور اس کی عظمت!

اللہ تعالیٰ کو کسی گناہ گار بندے کی توبہ سے بڑی خوشی ہوتی ہے۔ اس حوالے سے نبی اکرم ﷺ نے جو تمثیل بیان کی ہے وہ کوئی مبالغہ نہیں ہے۔ آپ ؐ فرماتے ہیں کہ کسی بھی گناہ گار شخص کی توبہ پر اللہ کو اس شخص سے بھی زیادہ خوشی ہوتی ہے کہ جو صحرا کے اندر سفر پر ہے اور اس کے پاس ایک اونٹ ہے جس کے اوپر کھانے پینے اور باقی ضروریاتِ زندگی کا سامان ہے۔ راستے میں کسی درخت کے سائے میں تھوڑی دیر ستانے کے لیے ٹھہرتا ہے۔ آنکھ کھلتی ہے تو دیکھتا ہے کہ اونٹ سارے سامان سمیت غائب ہے۔ اب اس شخص کی جو حالت ہو گی آپ اس کا اندازہ لگا سکتے ہیں اس لیے کہ اس کی زندگی کا سارا دارومدار اس اونٹ پر تھا۔ اونٹ کے گم ہو جانے پر گویا اب اس کی موت یقینی ہے۔ لہٰذا وہ اِدھر اُدھر دائیں بائیں بھاگ دوڑ کر کے آخر کار تھک ہار کر پھر اسی درخت کے نیچے موت کے انتظار میں بیٹھ جاتا ہے۔ اس دوران میں اس کی آنکھ لگ جاتی ہے اور جب اس کی آنکھ کھلتی ہے تو اونٹ کو سامنے کھڑا پاتا ہے۔ اب اس پر ''شادیٔ مرگ'' (اتنی خوشی کہ انسان کو موت کا اندیشہ ہو جائے) کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ اس پر وہ کہنا تو یہ چاہتا ہے کہ اے اللہ تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں' لیکن زبان سے الفاظ نکلتے ہیں: اے اللہ میں تیرا رب ہوں اور تو میرا بندہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جیسی خوشی اس شخص کو اونٹ کے ملنے پر ہوئی ہے' اللہ تعالیٰ کو ایک گناہ گار بندے کی توبہ سے اس سے بھی زیادہ خوشی ہوتی ہے۔

مرتب: حافظ محمد زاہد

اس مثال میں ہمارے لیے بہت حوصلہ افزائی کی بات ہے۔ یہ نہیں ہے کہ ہم نے گناہ کیا ہے تو اب ہمیشہ کے لیے اللہ کی نگاہ میں راندۂ درگاہ ہو گئے ہیں۔ سچی توبہ کریں تو اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوتا ہے اور وہ تمام گناہوں کو بھی معاف کر دیتا ہے۔

توبہ کن گناہوں پر کرنی چاہیے؟ عام تاثر یہی ہے کہ کبیرہ گناہوں پر توبہ کرنی چاہیے۔ اس میں کوئی دورائے نہیں ہے کہ ان پر توبہ کرنا بہت ضروری ہے۔ اس لیے کہ اگر کبیرہ گناہوں کی توبہ نہیں کی جائے گی تو وہ معاف نہیں ہوں گے۔ قرآن مجید میں تین گناہوں کو اکبر الکبائر قرار دیا گیا ہے: (1) اللہ کے ساتھ شرک کرنا (2) ناحق قتل کرنا (3) زنا۔ بعض احادیث میں حقوقِ والدین میں کوتاہی اور جھوٹی بات کو بھی کبیرہ گناہ قرار دیا گیا ہے جبکہ علماء نے کبیرہ گناہوں کی بڑی لمبی فہرست معین کی ہوئی ہے۔ ہمارا رویہ یہ ہے کہ بہت سے گناہوں کی شناعت قرآن مجید میں بہت ہی شدت سے بیان ہوئی ہے حالانکہ ہم انہیں چھوٹا گناہ سمجھتے ہیں، مثلاً غیبت کرنا۔ قرآن مجید (الحجرات:12) میں مثال دے کر بتایا گیا ہے کہ غیبت کرنا کس درجے کا گناہ اور کتنا مکروہ فعل ہے۔ اسی طرح سود خوری کا معاملہ ہے جس پر صاف کہہ دیا گیا کہ سود نہیں چھوڑتے تو اللہ اور رسول ﷺ کی طرف سے اعلانِ جنگ ہے۔ اس ضمن میں اصولی بات یہ ہے کہ جن چیزوں سے شدت سے روکا گیا ہے ان کا ارتکاب کرنا کبیرہ گناہوں میں سے ہے جس پر توبہ لازم ہے۔

ایک اور زاویے سے دیکھئے، اللہ کا ہم سے مطالبہ ہے: ﴿یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَآفَّۃً ص﴾ (البقرہ:208) ''اے ایمان والو! پورے کے پورے دین میں داخل ہو جاؤ''۔ اللہ تعالیٰ نے اجتماعی طور پر بھی پورا دین عطا کیا ہے اور ایک فرد کو بھی زندگی کے ہر ہر گوشے میں راہنمائی دے دی گئی ہے۔ کیا جائز ہے کیا ناجائز، کیا حلال ہے کیا حرام، کون سا راستہ شیطان کا ہے اور کون سا راستہ اللہ کے محبوب بندوں کا، یہ پوری راہنمائی دے دی گئی ہے۔ ہمیں چاہیے کہ اس راستے پر چلیں اور پوری کوشش کریں کہ دین کے سارے تقاضوں پر ہم نے عمل کرنا ہے اور اسی کے مطابق زندگی گزارنی ہے۔ ہاں اگر کہیں کوئی کوتاہی ہو گئی تو توبہ کر لی جائے۔ لیکن ایک روش یہ ہے کہ ہم نے مستقلاً طے کر

لیا ہے کہ زندگی کے کچھ گوشوں میں ہم اللہ کے احکامات پر چلیں گے اور کچھ گوشے ہم نے مستقلاً اپنی زندگیوں سے خارج کر دیے ہیں۔ اب ہمیں احساس ہی نہیں ہے کہ اس کے اندر گناہ کا کوئی پہلو ہے۔ ٹھیک ہے ہم نماز پڑھ لیتے ہیں، روزہ بھی رکھ لیتے ہیں' حج اور عمرہ بھی کر لیتے ہیں' لیکن کاروبار کو ہم واقعتاً ہر نوع کے حرام سے پاک کرنے پر آمادہ نہیں ہیں۔ اسی طرح فحاشی اور عریانی کے سدباب کے حوالے سے اسلامی تعلیمات میں ستر وحجاب کی جو پابندی ہے اس کے بارے میں بھی ہم آسانی سے کہہ دیتے ہیں کہ یہ آج کے دور میں ممکن نہیں ہے۔ یہ روش اللہ عزوجل کو بہت ناپسند ہے۔ اس پر سورۃ البقرۃ کی آیت 85 میں بڑی سخت وعید آئی ہے:

﴿اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۚ﴾

''تو کیا تم کتاب کے ایک حصے کو مانتے ہو اور ایک کو نہیں مانتے؟''

اس طرزِ عمل سے توبہ کی اشد ضرورت ہے اور پورے کے پورے دین پر عمل کرنا ہم پر لازم ہے۔ اگر یہ نہیں کرتے تو پھر اس کی سزا یہ ہے کہ:

﴿فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ﴾

''تو نہیں ہے کوئی سزا اس کی جو یہ حرکت کرے تم میں سے' سوائے ذلت و رسوائی کے دنیا کی زندگی میں۔''

آج اجتماعی طور پر مسلمانوں پر جو ذلت چھائی ہوئی ہے اس کا سبب یہی ہے کہ ہمارا بحیثیت مجموعی رویہ اب یہی ہے کہ ہم نے دین کے حصے بخرے کر دیے ہیں۔ بعض پر ہم عمل پیرا ہوتے ہیں اور بعض کو ہم نے مکمل طور پر چھوڑ دیا ہے۔ پھر یہ تو دنیا کی سزا ہے، جبکہ آخرت میں اس کی سزا یہ ہوگی:

﴿وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ ۭ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ (85)﴾

''اور قیامت کے روز وہ لوٹا دیے جائیں گے شدید ترین عذاب کی طرف۔ اور اللہ تعالیٰ غافل نہیں ہے اُس سے جو تم کر رہے ہو۔''

اس طرزِ عمل سے بھی توبہ کرنے کی ضرورت ہے' ورنہ دنیا اور آخرت میں ہمارے لیے خسارہ ہی خسارہ ہے۔

اب ہم اگلی آیات کا مطالعہ کرتے ہیں' فرمایا:

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ۭ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ (۹)﴾

''اے نبی (ﷺ)! جہاد کیجیے کافروں سے بھی اور منافقوں سے بھی اور ان پر سختی کیجیے۔ ان کا ٹھکانہ جہنم ہے' اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔''

یہاں بظاہر ایسا لگتا ہے کہ سیاق و سباق سے ہٹ کر ایک بات آ گئی ہے' لیکن بنظر غائر دیکھا جائے تو ایسا نہیں ہے۔ ابتدا میں مضمون یہ چل رہا تھا کہ بیویوں کے ساتھ اعتدال کا معاملہ ہونا چاہیے۔ اس کے بعد اولاد اور اہل خانہ کی تربیت کے حوالے سے بات آئی ہے۔ پھر توبہ کا مضمون آ گیا کہ اگر کسی معاملے میں اعتدال سے تجاوز ہو جائے تو توبہ کی جائے۔ اب زیر مطالعہ آیت میں یہ بات آ گئی کہ کفار اور منافقین کے معاملے میں بھی عدم توازن نہیں ہونا چاہیے۔ نبی اکرم ﷺ کو حکم دیا جا رہا ہے کہ جو لوگ سختی کے مستحق ہیں' ان پر سختی کیجیے تاکہ ان کے حوصلوں کو ذرا لگام دی جا سکے۔

نوٹ کیجیے کہ یہاں لفظ جہاد آیا۔ عام طور پر جہاد کا مفہوم براہ راست قتال اور جہاد بالسیف سمجھا جاتا ہے' حالانکہ اس کے لیے ایک مستقل اصطلاح ''قتال فی سبیل اللہ'' ہے۔ جہاد کا مفہوم اس سے وسیع تر ہے۔ ایک نظریاتی جہاد بھی ہوتا ہے۔ آج کفر، الحاد اور مادہ پرستی کا ایک سیلاب آیا ہوا ہے' اس کے خلاف نظریاتی طور پر آپ جنگ لڑیں' اس کی بنیادوں پر کاری ضرب لگائیں' قرآن و سنت سے اس کی تردید کریں اور اس کے مقابلے میں قرآن و سنت کا مثبت پیغام پیش کریں تو یہ سب بھی جہاد ہے۔ زیر مطالعہ آیت میں بھی لفظ جہاد اسی معنی میں استعمال ہوا ہے۔ کفار کے ساتھ تو یقیناً قتال بھی ہوا ہے' لیکن مسلمانوں کی صفوں میں موجود منافقین کے ساتھ کبھی قتال کا معاملہ نہیں ہوا۔ فتح مکہ سے قبل آپؐ منافقین کے ساتھ بہت زیادہ نرمی برتا کرتے تھے۔ آپؐ کو معلوم ہوتا تھا کہ یہ منافق جہاد میں نہ جانے کے لیے جھوٹا عذر پیش کر رہا ہے' پھر بھی آپؐ اس کو اجازت دے دیتے تھے۔ یہ آپؐ کی نرمی، شفقت' مروت اور شرافت کا ظہور تھا۔ لیکن اب فتح مکہ کے بعد جب اسلام غالب ہو گیا اور ایک اسلامی ریاست کا قیام عمل میں آ گیا تو آپؐ کو ان سے نرمی کرنے سے روک دیا گیا۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ غزوۂ تبوک میں جو لوگ نہیں گئے تھے حضور ﷺ نے ان سے جواب طلبی کی اور پھر بعض کو سزا بھی دی۔

اس سورۃ کی آخری تین آیات میں تین خواتین کی مثال پیش کی گئی ہے۔ ان مثالوں سے یہ بتانا مقصود ہے کہ یہ نہ سمجھا جائے کہ دینی معاملات میں بیوی شوہر کے تابع ہے اور بیوی کا انجام بھی شوہر کے مطابق ہوگا۔ یہاں اس غلط فہمی کا ازالہ کر کے واضح کیا گیا ہے کہ عورتوں کا اپنے اعمال کے مطابق الگ سے حساب ہوگا اور وہ اپنے اعمال کے مطابق ہی جنت اور جہنم کی مستحق بنیں گی۔

اس حوالے سے اب تین امکانات ہو سکتے ہیں۔

(1) شوہر انتہائی متقی اور نیک ہو' جبکہ بیوی اس کے برعکس ہو۔ اس صورت میں شوہر تو اللہ کے ہاں اپنا اجر پائے گا اور بیوی کو اپنے کیے کی سزا ملے گی۔ (2) شوہر اللہ کا انتہائی غدار اور اللہ کے دین کا دشمن ہے' جبکہ بیوی نیک سیرت ہے تو اس صورت میں شوہر جہنم میں جائے گا اور بیوی جنت میں جائے گی۔ (3) شوہر اور بیوی دونوں اللہ تعالیٰ کے انتہائی فرماں بردار اور متقی ہوں۔ اس صورت میں وہ دونوں جنت میں جائیں گے۔ الغرض میاں اور بیوی دونوں اپنے اپنے اعمال کے مطابق جزا پائیں گے۔

چنانچہ پہلی ممکنہ صورت کی مثال حضرات نوحؑ اور لوطؑ کی بیویاں ہیں جن کے بارے میں فرمایا:

﴿ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ ۭ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتٰهُمَا﴾

''اللہ نے مثال بیان کی ہے کافروں کے لیے نوحؑ کی بیوی اور لوطؑ کی بیوی کی۔ وہ دونوں ہمارے دو بہت صالح بندوں کے عقد میں تھیں تو انہوں نے ان سے خیانت کی۔''

واضح رہے کہ اس خیانت سے مراد کردار کی خیانت نہیں ہے' بلکہ ان کی خیانت یہ تھی کہ ان کی ہمدردی اپنی قوم کے ساتھ تھی اور وہ نبی کے راز بھی اپنی قوم تک پہنچا دیا کرتی تھیں۔ لہٰذا ان کا انجام یہ ہوا:

﴿فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا وَّقِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيْنَ (10)﴾

''پس وہ دونوں اللہ کے مقابل میں ان کے کچھ بھی کام نہ آ سکے۔ اور (آخرت میں) کہہ دیا جائے گا کہ تم دونوں داخل ہو جاؤ آگ میں دوسرے سب داخل ہونے والوں کے ساتھ۔''

جلیل القدر رسولوں کی بیویاں ہونے کے باوجود اللہ نے ان کے بارے میں ابھی سے فیصلہ سنا دیا ہے کہ وہ جہنم میں جائیں گی اس لیے کہ وہ اپنے اعمال کی بنیاد پر جہنم کی ہی مستحق ہیں۔ ایک موقع پر رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیٹی اور اپنی پھوپھی سے فرمایا تھا:

((يَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ! لَا اُغْنِیْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا' يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ! سَلِيْنِیْ بِمَا شِئْتِ لَا اُغْنِیْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا)) (متفق علیه)

''اے صفیہؓ اللہ کے رسول کی پھوپھی! میں اللہ کے مقابلہ میں تمہارے کچھ بھی کام نہ آ سکوں گا۔ اے فاطمہؓ اللہ کے رسولؐ کی بیٹی! تم مجھ سے (میرے مال میں سے) جو چاہو طلب کر لو لیکن میں اللہ کے مقابلہ میں تمہارے کچھ بھی کام نہ آ سکوں گا۔''

دوسری ممکنہ صورت کی مثال فرعون کی بیوی کی ہے:

﴿وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ ۘ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِیْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِی الْجَنَّةِ وَنَجِّنِیْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ (11)﴾

''اور اہل ایمان (خواتین) کے لیے اللہ نے مثال بیان کی ہے فرعون کی بیوی کی۔ جب اُس نے کہا: اے میرے پروردگار! تو میرے لیے بنا دے اپنے پاس ایک گھر جنت میں اور مجھے نجات دے فرعون سے بھی اور اس کے عمل سے بھی اور مجھے اس ظالم قوم سے (جلد از جلد) چھٹکارا دلا دے۔''

روایات میں ان کا نام آسیہ ہے اور گمان غالب یہ ہے کہ یہ وہی ہیں جنہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنی گود میں پالا تھا اور پھر یہ ایمان لے آئیں تھیں۔ ان کے ایمان لانے پر فرعون نے ان پر سخت تشدد کیا اور بہت ظلم ڈھائے۔ حضرت آسیہؓ قیامت کے دن حضرت مریمؑ حضرت خدیجہؓ حضرت عائشہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہن جیسی عظیم مراتب کی حامل خواتین میں شامل ہوں گی۔

تیسری ممکنہ صورت کی مثال حضرت مریمؑ ہیں۔ ان کا گھرانہ بھی بہت عمدہ ہے اور آپ خود بھی انتہائی نیک، صالح اور اللہ کی بہت ہی قرب رکھنے والی ہیں۔

﴿وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِیْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ (12)﴾

''اور عمران کی بیٹی مریمؑ جس نے اپنی عصمت کی حفاظت کی۔ تو ہم نے اس میں اپنی روح میں سے پھونکا۔ اور اُس نے تصدیق کی اپنے رب کی تمام باتوں کی اور اُس کی کتابوں کی' اور وہ بہت ہی فرمانبرداروں میں سے تھیں۔''

یہودیوں نے حضرت مریم پر کردار کی خیانت کا الزام لگایا تھا (معاذ اللہ)۔ قرآن مجید ان کی براءت کا اعلان کر رہا ہے کہ وہ انتہائی پاکیزہ خاتون تھیں اور اپنی ذات میں نیکی کا ایک پیکر تھیں۔

ان تین ممکنہ صورتوں کے علاوہ ایک چوتھی شکل بھی ہو سکتی ہے کہ شوہر بھی اللہ اور اس کے رسولؐ کا انتہائی دشمن ہو اور بیوی بھی اس سے دو ہاتھ آگے ہو۔ زیر مطالعہ آیات میں اس صورت کا ذکر اس لیے نہیں کیا گیا کہ اس کا ذکر سورۃ اللھب میں آ چکا ہے۔ ابولہب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمنی میں پیش پیش تھا اور اس معاملے میں اس کی بیوی اس سے دو ہاتھ آگے تھی۔ ظاہر ہے یہ دونوں جہنمی ہیں اور قرآن نے ان کے بارے میں پہلے ہی فیصلہ سنا دیا ہے۔

الحمد للہ! سورۃ التحریم مکمل ہو گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں جو صحیح دینی راہنمائی ہے اسی کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین!

☆☆☆

پریس ریلیز 5 جون 2015ء

پاکستان کی شہ رگ کشمیر پر اس کے ازلی دشمن بھارت نے پنجے گاڑھے ہوئے ہیں

آزادی کشمیریوں کا بنیادی حق ہے جو انہیں ملنا چاہیے

حافظ عاکف سعید

پاکستان کی شہ رگ کشمیر پر اس کے ازلی دشمن بھارت نے پنجے گاڑھے ہوئے ہیں۔ یہ بات تنظیم اسلامی کے امیر حافظ عاکف سعید نے ایک بیان میں کہی۔ انہوں نے کہا کہ 68 سال سے بھارت کشمیریوں پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑ رہا ہے۔ لاکھوں نوجوان شہید کیے جا چکے ہیں۔ ہزاروں لاپتہ ہیں۔ خواتین کی مسلسل بے حرمتی کی جاتی ہے بھارت نے کشمیریوں کو آزادی رائے دہی کے حق سے محروم کیا ہوا ہے۔ لیکن عالمی ضمیر لمبی تان کر سویا ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے اپنے ملک کی این جی اوز جو چھوٹے چھوٹے مسائل پر آسمان سر پر اٹھا لیتی ہیں وہ کشمیریوں سے انسانیت سوز سلوک ہونے پر خاموش ہیں۔ انہوں نے آرمی چیف کے اس بیان کی تائید کی کشمیر تقسیم ہندوستان کا نامکمل ایجنڈا ہے انہوں نے مقبوضہ کشمیر میں آزادی کے حوالے سے اٹھنے والی حالیہ عوامی لہر پر تبصرہ کرتے ہوئے کشمیریوں کو مشورہ دیا کہ وہ اپنی غیر مسلح اور عدم تشدد پر مبنی اس تحریک کو پوری قوت سے جاری رکھیں۔ بھارت کب تک ظلم وتشدد کی پالیسی جاری رکھ سکے گا۔ پاکستان کی حکومت کا بھی فرض ہے کہ وہ کشمیریوں کی اخلاقی مدد کرے اور سفارتی سطح پر ان کے حق میں بھرپور مہم چلائے اور عالمی ضمیر کو پوری قوت سے جھنجوڑے۔ آزادی کشمیریوں کا بنیادی حق ہے جو انہیں ملنا چاہیے۔

(جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر واشاعت، تنظیم اسلامی)

قارئین میثاق متوجہ ہوں!

شعبہ مطبوعات میں ''بیان القرآن'' کے تکمیلی کام کی مصروفیت اور بعض دیگر ناگزیر وجوہات کی بنا پر ماہ جون کا میثاق بروقت تیار نہیں ہو سکا۔ اس پر ہم اپنے قارئین سے معذرت خواہ ہیں۔ قارئین کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ میثاق کا آمدہ (coming) شمارہ جون، جولائی 2015ء کی مشترکہ اشاعت پر مشتمل ہوگا اور اس کی ضخامت میں بھی خاطر خواہ اضافہ کیا جائے گا۔

مدیر شعبہ مطبوعات، قرآن اکیڈمی، لاہور

موجِ دود

عامرہ احسان
amira.pk@gmail.com

گزشتہ 14 سالوں میں ہم نے پرویز مشرف کے دور میں لیے گئے یوٹرنوں کے ہاتھوں جو کچھ بویا تھا، وہ اب کاٹ رہے ہیں۔ امریکہ اور بھارت دوستی میں ہم نے کون سے پاپڑ نہیں بیلے۔ لیکن آج دیکھیے کہ ایک طرف امریکہ بلوچستان پر کس طرح جز بز ہوتا اور بے قراری کا مظاہرہ کرتا دکھائی دے رہا ہے۔ چین کا راستہ روکنے کے لیے امریکی کانگریس میں بلوچستان کی علیحدگی کے لیے کمر بستہ گروپ سرگرم عمل ہے۔ بلوچستان کے علیحدگی پسندوں کی پشت پناہی میں امریکہ بھارت یکساں طور پر ملوث ہیں۔ امریکہ افغانستان کے لیے ہماری خدمات سے کما حقہ فائدہ اٹھا چکا۔ امریکہ کے دشمن یہاں وہاں چن چن کر یا حوالہ زنداں کیے گئے یا بقول پرویز مشرف بیچے گئے یا مار دیے گئے۔ اب قیمت چکا کر وہ اپنے اصل ایجنڈوں پر واپس آ رہا ہے۔ سو بلوچستان سرفہرست ہے۔

اس کا بزنس پارٹنر بھارت یکا یک زہر اگلنے لگا۔ پہلے وزیر دفاع، پھر وزیر داخلہ نے پاکستان کو دھمکایا۔ اسلحے کے انبار اس نے بلاوجہ تو جمع نہیں کر رکھے۔ وزیر داخلہ نے 13 لاکھ فوج پاکستان کو دکھا کر بڑھک ماری۔ وزیر دفاع منوہر پاریکر نے دہشت گرد استعمال کرنے کی کھلم کھلا دھمکی دی۔ ہم نے اتنے سال بھارت دوستی کے راگ الاپنے، کشمیر پالیسی کو مکمل پس پشت ڈالے رکھنے میں گزار ڈالے۔ نصاب تعلیم سے جان کے لاگو اس دشمن کا نام حذف کر دیا۔ جس نے ملک دولخت کیا، دریاؤں کے پانی سے محروم کیا، خشک سالی اور اچانک پانی چھوڑ کر سیلابوں سے دوچار کیا، مذہبی تعصب میں ہر حد سے گزر جانا روا رکھا اس کے لیے ہم نے اپنی نوجوان نسل کو دوستی، بھائی چارے کے اسباق پڑھائے۔ اب اس دوستی کی بغل میں چھپا خنجر بھی صاف دکھائی دے رہا ہے اور رام رام کرتا منہ بھی یکا یک وزراء کی زبان کا زہر اگل رہا ہے۔ بھارتی مسلمانوں پر حملے، گھیراؤ جلاؤ (ہریانہ) اور معاشی استیصال اس پر مستزاد ہے۔ ہم نے جانتے بوجھتے اتنے سال را کی کارروائیوں پر چشم پوشی کا رویہ رکھا۔ آسان تر یہ جانا کہ مدارس، ڈاڑھی والوں اور قبائلی علاقہ جات ہی پر توجہ مرکوز رکھی جائے۔ سو بھارت دشمنی کی دُم کو 15 سال دوستی کی نلکی میں رکھا۔ اب جو نکلی تو ٹیڑھی کی ٹیڑھی!

ہم بھارتی عزائم سے غفلت کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ ہمیں یہ دیکھنا لازم ہے کہ فوج کو مسلسل ملک کے اندر الجھائے رکھنے، اندرونی محاذوں میں برسرپیکار رہنے سے مشرقی سرحد پر کیا نقصان اٹھا رہے ہیں۔ ایک بڑے بھاری دشمن سے ہمیں دائماً خطرہ لاحق ہے جس سے ہماری توجہ ہٹ چکی تھی۔ زمینی حقائق نہایت تلخ ہیں۔ ایسے میں ہم سکینڈلوں کی یلغار میں پھنسے بیٹھے ہیں۔ نیرو کی بانسری تو بلاوجہ بدنام ہے۔ 2 کنٹینر بھر جعلی ڈگریوں والا تعلیمی دہشت گردی کا ہوش ربا سکینڈل، ایان علی کا منی لانڈرنگ کا بھاری بھرکم سکینڈل۔ سال بھر میں 40 مرتبہ ملک سے باہر گئی۔ کراچی کی ایک خاتون نے اسے فلیٹ لے کر دیا جس کے اپنے اکاؤنٹ میں کئی ملین ڈالر ہیں۔ قوم کی ذہنی ونفسیاتی کیفیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ عدالت کی پیشی پر لوگ ایک جھلک دیکھنے کو ٹوٹے پڑتے ہیں۔ عدالت حاضری پرفارمنس کے برابر ہو گئی۔ یہ بھی دیکھیے کہ یہ مال کہاں جاتا رہا، کیا ٹھکانے بنتا رہا۔ پردہ نشینوں کے نام کسی بھی سکینڈل میں سامنے نہیں آتے۔ ہاں یہ تازہ خبر ضرور ہے کہ دبئی میں جائیدادیں، زمینیں خرید خرید کر ڈھیر لگانے میں پاکستانی سرمایہ کار تیسرے نمبر پر ہیں! پاکستان میں خرید خرید کر زمینیں ختم کر ڈالیں، اب دبئی کی باری ہے۔ پھر چاند پر بھی بحریہ ٹاؤن، ڈیفنس بنائیں گے۔

ملک کا حال دیکھیے! ترقی ہے تو صرف ان سیکٹرز میں: بے روزگاری، خودکشیاں، افلاس، زراعت، صنعت، پیداوار کی ابتری، کرپشن، قتل و غارتگری! سیاست نام ہے باہم سر پھٹول اور کرسیوں کی نوچ کھسوٹ کا۔ کون سے ملکی مفادات اور عوام کی فلاح بہبود! صحافت، تعلیم، تجارت، صحت سب ملاوٹ، گراوٹ کا شکار۔ معاشرت میں گھریلو جھگڑے، طلاقوں کی خوفناک حد تک بڑھتی شرح۔ قحط الرجال کا وہ عالم ہے کہ کنٹینر بھرے جعلی ڈگریوں کی طرح، حقیقی بے لوث، ایثار پیشہ، خدا خوفی والی قیادت (بصد معذرت) کی جگہ رہنما بھی ایگزیکٹ ہیں۔ ''ایگزیکٹ'' دراصل ہمارے جسدِ قومی کو لاحق ایک بیماری ہے۔ ہمارا ہر شعبہ زندگی 'ایگزیکٹ' ہو چکا ہے! یہ سکہ رائج الوقت ہے۔ عالمی جمہوریت بھی ایگزیکٹ ہے۔ مصر اور برما دیکھ لیجیے۔ برما میں بڑی بغلیں بجائی گئیں۔ آنگ سان سوچی، جرأت مندی کی علامت، ظلم کے خلاف جدوجہد پر نوبل انعام یافتہ، انسانی حقوق کی پرچارک! میانمار (برما) کے مسلمانوں پر ظلم کی بھیانک داستان پر ایگزیکٹ نوبل انعام بغل میں داب نہ صرف چپکی بیٹھی رہی بلکہ الٹا مظالم کو جواز فراہم کرنے کی کوشش کرتی رہی۔ جلائی گئی بستیاں، جلی ہوئی لاشیں، نیٹ پر ایک مسلمان کی تصویر جس میں اس کی پشت پر سرتا پا خنجر (رنگ برنگے) گھونپے ہوئے ہیں۔ دنیا بھر کے مسلمان (ایگزیکٹ) انسانی حقوق کے غلغلے کے بیچ کس حال میں ہیں؟

ہم نوحے پڑھتے پڑھتے بوسنیا، کشمیر تا برما ہانپ ہانپ گئے ہیں۔ پنبہ کجا کجا نہم! ساری المناک تصاویر ہماری ہیں۔ ملائیشیا کے کارندے ہاتھوں میں تھیلے اٹھائے ہیں۔ ان تھیلوں میں کیا ہے؟ سمندروں میں بھٹکتے، انکاری ساحلوں پر اجتماعی/انفرادی قبروں میں جا سونے والے بے نام و نشان روہنگیا مسلمان۔ اجتماعی قبریں ہم نے سب سے پہلے بوسنیا میں دیکھی تھیں۔ پھر افغانستان میں انسانی حقوق کے شہرہ آفاق عالمی تاجروں (امریکہ نیٹو) کے ہاتھوں کنٹینروں میں دم گھٹ کر مر جانے والوں کی اجتماعی قبریں۔ اسی پر بس نہیں۔ اگر زندگی میسر ہے تو پھر وہ مہاجر کیمپوں کی زندگی ہے۔ دنیا بھر میں کیمپوں میں بھوک پیاس، گرم سرد موسم کے تھپیڑے، ذلت دربدری برداشت کرتے مظلوم کون ہیں؟ غالب ترین تعداد مسلمانوں کی ہے۔

شام کی مہاجر آبادی ہو، وسطی افریقہ، غزہ، آپریشنوں کے مارے 30 لاکھ پاکستانی یا برمی! دنیا میں دو ہی اقسام پائی جاتی ہیں۔ انسان اور مسلمان۔ انسانوں کے لیے حقوق ہیں، قوانین، ادارے، کونشنز ہیں۔ کانفرنسیں، مظاہرے، ہڑتالیں ہیں۔ مسلمان کا استعارہ، اس کی دنیا، بے رحم

سمندر کی موجوں کے تھپیڑے سہتی کشتیوں میں نیم جان عورتیں، بچے، بوڑھے ہیں۔ جوان، قومِ فرعون کے دور کے مسلمانوں کی طرح یا قتل گاہوں کی زینت یا عقوبت خانوں میں۔ اس دجالی دور میں ایمان کا درجہ جوں جوں بڑھتا ہے انسان ہونے کا پیمانہ گرتا جاتا ہے۔ ایمان ڈاڑھی کی صورت منہ پر اُگ آئے۔ پیشانی پر نشانِ سجود کی صورت ابھر آئے۔ حیا بن کر عورت کے سراپے پر صورت حجاب لپٹ جائے تو دائرہ انسانیت سے خارج کر دیا جاتا ہے۔ بھری عدالت میں خنجر گھونپ کر قتل کی جاتی مروہ شربنی ہے۔ مصر کی جیلوں، بنگلہ دیش، مصر اور دیگر مسلم ممالک کے پھانسی گھاٹوں کی نذر کیے جانے والے ہیں۔ عالمِ دین ہوں تو 95 سال کی عمر کے یوسف القرضاوی کی طرح السیسی کے پھانسی گھاٹ خون چاٹنے کو بے تاب ہیں۔ معیار مسلمانیت گرتا جائے تو معیار انسانیت بڑھتا جاتا ہے۔ سو یہ اکیسویں صدی کا فارمولۂ حقوق ہے۔ مصر و برما تو ہو گا۔ شام و غزہ بھی رہے گا۔ بے رحم سناٹوں اور لاپتگی کے سیاہ بادلوں کے پیچھے کھوئے گئے اسیر بھی ہوں گے۔ عافیہ بھی ہو گی! تاہم:

جو اک چراغ حقیقت کو گل کیا تم نے
تو موجِ دود سے صد آفتاب ابھریں گے!

☆☆☆☆☆

ضرورت برائے ورکر (ہیلپر)

لاہور میں واقع ٹرانسفارمر فیکٹری میں کام کرنے کے لیے ہونہار، قابل بھروسا اور محنتی نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ تعلیمی قابلیت مڈل یا میٹرک۔ رہائش اور دیگر مراعات دی جائیں گی۔

برائے رابطہ: 0333-4482381

ضرورت ڈرائیور

مرکز تنظیم اسلامی گڑھی شاہو لاہور میں گھریلو ڈیوٹی کے لیے درمیانی عمر کے محنتی اور ایماندار ڈرائیور کی ضرورت ہے۔ سنگل رہائش، کھانا اور معقول تنخواہ دی جائے گی۔ برائے رابطہ: (042)36366638

رمضان المبارک کی نیکیاں

اُمِّ عمار

الحمد للہ، رمضان المبارک کی آمد آمد ہے۔ شعبان المعظم کے آغاز ہی سے جگہ جگہ مردوں اور خواتین کے دورہ قرآن کے بینرز نظر آنے شروع ہو جاتے ہیں۔ گویا یہ بھی استقبال رمضان کی علامت ہے۔ مردوں کے دورۂ قرآن سے زیادہ خواتین کے دورۂ قرآن کے بینرز نظر آتے ہیں۔ ہر ایک اپنی بساط کے مطابق دورۂ قرآن کرواتا ہے۔ صبح ہوتے ہی جلدی کام سمیٹ کر خواتین دورۂ قرآن کے لیے چلی جاتی ہیں۔ وہاں نیند اور بیداری کی کیفیت میں ڈھائی تین گھنٹے گزار کر گھروں کو لوٹتی ہیں تو چھوٹے بچوں کے کھانے کا وقت ہوتا ہے۔ گھروں میں گرمیوں کی چھٹیاں ہونے کی وجہ سے بچوں کا شور و غوغا عام دنوں کی نسبت زیادہ ہی ہوتا ہے۔ عورتوں کو جبراً یہ سب کچھ برداشت کرنا ہوتا ہے کیونکہ نیکی کمانے کا شوق اس ماہ میں بڑھ جاتا ہے۔ کبھی تو جھنجلاہٹ بھی طاری ہو جاتی ہے اور غصے میں ڈانٹ ڈپٹ بھی شروع ہو جاتی ہے۔ شوہر اگر تھکا ہارا گھر لوٹتا ہے تو بیوی بھی اپنی تھکی ہاری صورت اور زبان حال سے پکار رہی ہوتی ہے کہ میں تو صبح سے نیک کام کر رہی ہوں اور تم تو آفس سے آئے ہو۔ غرض پورا مہینہ اسی کشمکش میں گزر جاتا ہے۔ دن میں روزے کی اصل روح ''تقویٰ'' ہمارے ہاتھ سے چھوٹنے لگتی ہے اور صبر کا پیمانہ بھرنے کی بجائے خالی ہونے لگتا ہے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ اپنی ذاتی، انفرادی اور باطنی اصلاح کا موقع بھی مشکل سے ہی ملتا ہے۔

اسلام میں رہبانیت کا تصور ہے ہی نہیں۔ اگر ہے بھی تو وہ رمضان المبارک اور خصوصاً اعتکاف کے دن ہیں کہ جن میں انسان اپنا تعلق صرف اللہ کے ساتھ مربوط کرے اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کو اپنے وجود اور اپنے گھر میں نافذ کرنے کی کوشش کرے۔ دورۂ قرآن میں شرکت کرنے والی خواتین میں سے بھی چند ایک کو چھوڑ کر باقی سب عید کی رات کو بازاروں میں اس طرح نکلی ہوتی ہیں گویا شیطان کے ساتھ ہی ہم بھی آزاد ہو گئیں۔ پورا مہینہ روزہ رکھ کر دورۂ قرآن سننے کے باوجود ویسے کے ویسے ہی رہے (دورۂ قرآن میں شرکت کرنے والی خواتین کی بات اس لیے کر رہی ہوں کہ وہ ایک بہت بابرکت اور نیک کام میں سارا مہینہ گزارتی ہیں جبکہ عام خواتین تو یہ سب کچھ نہیں کر رہی ہوتیں)۔ روزے اور قرآن نے ہماری سوچوں، کردار، اخلاق اور اعمال پر کیا اثر کیا؟ یہ ہم میں سے ہر ایک جانتا ہے! اگر ہم نے رمضان المبارک میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی رضا حاصل کرنی ہے تو ان شاء اللہ اس کا بہتر طریقہ از روئے قرآن و حدیث جاننے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہم سب جانتے ہیں کہ پیارے نبی ﷺ نے نیکی کا حصول اُس کے ذرائع اور اُس کا مقام بتائے بغیر نہیں چھوڑا۔ قرآن سیکھنا، سکھانا مطلوب و مقصود ہے، بمطابق حدیث مبارک کہ ((خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرانَ وَعَلَّمَهٗ)) ''تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔''

رمضان المبارک میں نیکیاں کمانے کے حوالے سے ہمیں بہت سی احادیث ملتی ہیں جن میں دن کا روزہ اور رات کا قیام مع القرآن کا ذکر ہے۔ قیامت کے دن روزہ اور قرآن اللہ کے ہاں بندے کے حق میں سفارش کریں گے۔ روزہ کہے گا کہ میں نے اس شخص کو دن میں کھانے پینے اور دوسری لذات سے روکے رکھا تو اے اللہ تو اس کے حق میں میری سفارش قبول فرما۔ اور قرآن کہے گا کہ میں نے اس کو رات کو سونے سے روکے رکھا تو اے اللہ تو اس کے حق میں میری سفارش قبول فرما۔ اور دونوں کی سفارش قبول کی جائے گی۔ (امام بیہقی) اسی طرح ایک دوسری حدیث جو پیارے نبی ﷺ نے شعبان کے مہینے کے آخری دن خطبہ ارشاد فرمایا تھا جو رمضان المبارک کی عظمتوں، فضیلتوں اور برکتوں کے

حوالے سے تھا اُس میں بھی رات کے قیام مع القرآن اور دن کے روزے کا ذکر آتا ہے۔ یعنی افضل قرآن (رمضان میں) قیام اللیل کے ساتھ ہے۔ (امام بیہقی) ایک حدیث مبارکہ ہے کہ جس نے روزے میں جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑا تو اللہ کو اس کی کوئی ضرورت نہیں کہ وہ بھوکا پیاسا رہے۔ (بخاری) ایک اور حدیث مبارکہ ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بہت سے روزہ دار ایسے ہیں کہ جن کو اپنے روزے سے بھوک پیاس کے سوا کچھ نہیں ملتا۔ دن کے روزے کو کامیاب بنانے والی چیزیں یہ ہیں کہ روزے کو محسوس نہ ہونے دیا جائے، اپنے تمام اعضا کو روزہ رکھوایا جائے اور زبان، ہاتھ، کان، آنکھوں کو اللہ کی نافرمانی سے بچایا جائے۔ تقویٰ یہی ہے کہ پورے وجود کو روزے میں گناہوں سے بچانے کی مشق کی جائے۔ یہ نہ ہو کہ ٹی وی کھلا ہے، میوزک لگا ہے، گیمیں چل رہی ہیں، غصہ چڑھا ہے، بدزبانی ہو رہی ہے، ناشکری کے کلمات منہ سے نکل رہے ہیں۔ گویا دورۂ قرآن والی نیکی کے بل پر بقیہ تمام کچھ ھنیئاً مریئاً چل رہا ہے۔ اسی طرح صبر کا پیمانہ خالی ہے اور بچوں کو بھی مار پیٹ ہو رہی ہے اور ملازم کے ساتھ بھی ترش روئی سے بولا جا رہا ہے۔ گھر میں اگر کوئی بیمار ہماری توجہ کا مستحق ہو تو ہم منہ سر لپیٹ کر ایک طرف سو جائیں کہ تھکے ہارے آئے ہیں، کیا کریں! یہ سب کچھ ہمارے روزے کو خراب کرنے والی چیزیں ہیں۔ حدیث مبارکہ ہے کہ یہ ہمدردی اور دم سازی کا مہینہ ہے۔ یہ صبر کا مہینہ ہے اور یہ تقویٰ اور گناہوں سے پرہیزگاری کا مہینہ ہے (لعلکم تتقون)۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ گھر میں بیٹھ کر ہم کتنا اجر و ثواب کما سکتے ہیں۔

(1) ﴿وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ﴾ خواتین کا گھروں میں رہنا افضل ترین ہے (رمضان میں خاص طور پر)۔ شیاطین کو اگرچہ اس ماہ میں قید کر دیا جاتا ہے، لیکن وہ رمضان المبارک سے پہلے والے مہینے یعنی شعبان میں اپنا کام کر کے جاتا ہے، اور دورۂ قرآن کو ایک مطلوب و مقصود نیکی کے روپ میں اچھی طرح ذہنوں میں مزین کر کے جاتا ہے۔ درحقیقت رمضان جیسے مقدس مہینے میں روزانہ (نیکی کی آڑ میں) جو گھروں سے نکلنے کا کام جس خوبصورتی سے کر جاتا ہے اُس کی ہم میں سے کوئی بھی نفی نہیں کر سکتا۔ خواتین گھروں میں قرآن سننے کا اہتمام اپنے بچوں کے ساتھ مل کر کریں تو یہ مطلوب نیکی ہے۔ ہمارے پاس بہت سے علماء کے دورۂ قرآن سی ڈیز کی شکل میں موجود ہوتے ہیں۔ اگر ہم وہ روزانہ باقاعدگی سے گھروں میں لگانے کا اہتمام کریں تو کتنے لوگوں کو فائدہ ہو (جو ہم پر فرض بھی ہے) کہ اہل خانہ مستفید ہوں گے۔ بچے ماں کی غیر موجودگی میں غلط اور ناجائز کام کرنے سے بچ جائیں گے۔ گھر میں اگر کوئی بیمار ہو، وہ بھی اگر روزہ نہیں رکھ سکتا تو قرآن کا ترجمہ تو سن سکتا ہے۔ نہ جانے یہ اُس کو کتنا سکون دے گا اور ہمارے لیے کتنے صدقہ جاریہ کا سبب بنے گا۔ اسی طرح ملازم کو بھی تھوڑی دیر روک کر قرآن سنوایا جا سکتا ہے۔ حدیث مبارکہ کی رُو سے اپنی ملازموں کے کاموں میں بھی تخفیف کر کے نیکی حاصل کرنے کی تلقین ہے۔ ہم اپنی ملازمہ کو روزہ رکھوائیں اور خود اپنے گھر میں اس کے حصے کا کام کر دیں تو یقیناً روزے کا اجر دوبالا ہو جائے گا۔ اسی طرح غریبوں کو افطار کرانے کا بہت زیادہ ثواب ہے۔ جن بہنوں کے بچے بڑے ہیں یا وہ گھروں میں اکیلی ہیں تو وہ خود گھر میں دورۂ قرآن سن سکتی ہیں۔ رات کو قرآن کے ساتھ نوافل ادا کرنے کا ذکر احادیث سے ملتا ہے۔ یقیناً فضیلت اسی میں ہے کہ ایک قرآن یا تو کسی مسجد میں تراویح میں ختم کیا جائے یا گھروں میں رات کو قرآن پڑھا جائے اور ایک قرآن لازمی پورا کیا جائے۔

نوٹ: ایک مزید المیہ یہ ہوتا ہے کہ ہم میں سے اکثر خواتین دورۂ قرآن کراتے ہوئے عربی متن نہیں پڑھتیں، بلکہ صرف ترجمے سے گزرتی ہیں۔ ایک مدرسہ کے منہ سے قرآن بغیر متن کے پڑھنے سے بہت سے نقصان تو لازمی ہوتے ہیں۔ مثلاً یہ کہ قرآن کے متن کی اہمیت کم ہو جاتی ہے اور سننے والیاں بھی عربی سے زیادہ ترجمہ پڑھنے کو کافی سمجھتی ہیں۔ پھر یہ کہ ہم میں سے اکثر بہنوں کی تجوید بالکل ٹھیک نہیں ہو سکتی جبکہ حدیث مبارکہ ہے کہ ”جو قرآن کو اچھی آواز سے نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔“ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں رمضان المبارک کی رحمتوں، برکتوں، سعادتوں، فضیلتوں سے کماحقہ مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم سے وہی کام کروائے جس سے اللہ تعالیٰ عزوجل خود اور اس کے رسول محمد ﷺ ہم سے راضی ہو جائیں۔ آمین!

☆☆☆☆

ضرورت ھے

انجمن خدام القرآن سندھ کراچی کے تحت قرآن اکیڈمی ڈیفنس میں مختلف شعبہ جات میں افراد کی ضرورت ہے۔

1 اکیڈمکس (Academics Section)
2 آئی ٹی سیکشن (IT Section)
3 انفارمیشن ڈیسک (Information Desk)
4 ایڈمن (Admin Section)
5 شعبہ سمع و بصر (Audio Video Section)
6 لائبریری (Library)
7 ٹیلی فون آپریٹر (Telephone Operator)
8 باورچی (Cook)

جو حضرات اہلیت رکھتے ہوں وہ مندرجہ ذیل نمبرز اور ای میل پر رابطہ فرمائیں:

021-35340022, 021-35340024
defence@quranacademy.com

کراچی کے رفقاء کو فوقیت دی جائے گی۔

Quran Academy Defence DM-55, Khayaban-e-Rahat, Phase-VI, DHA, Karachi

مدارس پر تنقید کیوں؟

27مئی 2015ء کو منعقدہ نشست کی تلخیصی رپورٹ

مہمانانِ گرامی: مولانا امجد خان (مرکزی رہنما، جمعیت علماء اسلام)
ایوب بیگ مرزا (ناظم نشرواشاعت تنظیم اسلامی)

میزبان: وسیم احمد

سوال: پاکستان میں اسلام کی ترویج میں دینی مدارس کیا کوئی اہم کردار ادا کر رہے ہیں؟

مولانا امجد خان: نبی اکرم ﷺ کے بعد نبوت کا سلسلہ ہمیشہ کے لیے بند ہو چکا ہے۔ سب سے پہلا مدرسہ تو خود رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ میں بنایا، یعنی اصحابِ صفہ کا وہ چبوترہ جس پر صحابہ کرامؓ بیٹھتے تھے اور حضور ﷺ ان کو تعلیم دیتے تھے۔ پھر اللہ نے اس نظام کو ایسے چلایا کہ آج پاکستان کے ہزاروں مدارس میں 25 لاکھ سے زائد طلبہ اور طالبات پڑھ رہے ہیں۔ یہ ادارے حکومت کی سرپرستی کے بغیر قوم کے عطیات پر چل رہے ہیں۔ اسلام کی اشاعت میں دینی مدارس نے بنیادی کردار ادا کیا ہے۔ دین کا پیغام پھیلانے کے لیے اداروں کی ضرورت کو اللہ نے مدارس کے ذریعے پورا فرمایا۔ اساتذہ کے ذریعے دین شاگردوں میں منتقل ہوتا جا رہا ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ یہ نظام قیامت تک چلتا رہے گا، کیونکہ دین کی بقا اسی میں ہے۔ میں اُردو بولتا ہوں، اگر آپ چار صفحے کا ایک کتابچہ دے کر مجھے کہیں کہ اس کو ازبر سنا دیجیے، تو شاید میں اس کا خلاصہ تو بیان کرسکوں لیکن من وعن نہیں سنا سکوں گا۔ دوسری طرف، ہم عجمی ہیں لیکن اللہ کریم جب اپنی کتاب کی حفاظت کرنے پر آئے تو عجمیوں کا شرح صدر کر دیا۔ ہمارے ہاں بچہ دو، ڈھائی سال میں قرآن مجید مکمل حفظ کر کے مدرسے سے نکلتا ہے۔ یوں اللہ کریم نے قرآن کی حفاظت کا ذریعہ انہی دینی مدارس کو ٹھہرایا۔ پھر انہی دینی مدارس کے پڑھے لوگوں سے اللہ پاک نے ہر میدان میں کام بھی لیا۔ مثلاً تحریک پاکستان میں بنیادی کردار علماء کرام کا ہے۔ جب پاکستان کا پرچم لہرانے کا وقت آیا تھا تو بابائے قوم نے کہا یہ پرچم ایک عالم دین لہرائے گا۔ چنانچہ علامہ شبیر احمد عثمانیؒ نے پاکستان کا پرچم لہرایا۔ پاکستان کا آئین بننے کے وقت قراردادِ مقاصد بھی علامہ شبیر احمد عثمانیؒ لے کر آئے۔ پھر تھوڑا سا آگے بڑھیں تو پاکستان میں آج تک جتنے آئین بنے ہیں بشمول 1973ء کا آئین، ان کی تیاری میں علماء کرام کا بنیادی کردار رہا ہے۔ 1973ء میں مولانا مفتی محمودؒ نے سب سے اہم کردار ادا کیا۔ ان کے ساتھ مولانا غلام غوث بخش ہزاروی تھے، مولانا عبدالحق تھے، مولانا شاہ احمد نورانی تھے، دیگر عمائدین بھی تھے۔ اسی آئین میں انہوں نے طے کروا دیا کہ پاکستان کا سرکاری مذہب اسلام ہوگا۔ یہ علماء کرام اور انہی مدارس کی چٹائیوں پر پڑھنے والوں کی قربانیوں کے نتیجے میں ہوا۔ پھر 1974ء میں ایک منظم تحریک کے بعد آئین میں یہ طے کر دیا گیا کہ حضرت محمد ﷺ کے بعد کسی کو نبی ماننے والا دائرہ اسلام سے باہر نکل جائے گا۔ ناموس رسالت کا قانون بھی علماء کرام کی قربانیوں کے نتیجے میں بنتا ہے۔

مرتب: محمد خلیق

سوال: کہا جاتا ہے کہ دینی مدارس میں صحیح دینی اور دنیاوی تعلیم کی بجائے صرف مسلکی تعلیم پر زور دیا جاتا ہے، جس کی وجہ سے انتہا پسندی اور مذہبی منافرت بڑھتی ہے۔ یہ بات کہاں تک درست ہے؟

ایوب بیگ مرزا: دین کی حقیقی تعلیم کے حوالے سے کام تو یقیناً مدارس میں ہو رہا ہے۔ قرآن کی تعلیم دی جاتی ہے۔ احادیث پڑھائی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ اور بھی معاملات ہیں۔ قرآن پاک کی حفاظت کے لیے اللہ تعالیٰ نے جو حفظ کا نظام قائم کیا، یہ ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ ایک عام کتاب بچے کو حفظ کرنا تقریباً ناممکن ہے، لیکن قرآن پاک کو اس کے تمام اعراب کے ساتھ حفظ کیا جاتا ہے۔ لہٰذا قرآن کو سینوں میں محفوظ کرنے کے حوالے سے مدارس کا بہت بڑا کردار ہے۔ کسی شخص کے لیے گھر بیٹھ کر حفظ کرنا شاید بہت مشکل ہے۔

دوسری طرف یہ بات بھی کسی حد تک درست ہے کہ ہمارے ہاں مدارس میں مسلک تو شاید سارے ہی پڑھائے جاتے ہیں لیکن وہ مسلک جس سے اس مدرسے کا تعلق ہو، اس کو ترجیح دی جاتی ہے۔ اس کو ذرا زوردار انداز میں پڑھایا جاتا ہے۔ میرے بچوں کو ایک قاری صاحب پڑھانے آتے تھے۔ انہوں نے لاہور کی ایک معروف جامعہ میں 9 سال لگا کر کورس کیا تھا۔ ایک دن میں نے ان سے پوچھ لیا کہ آپ نے جو اتنے سال پڑھا ہے تو بنیادی شے کیا سیکھی ہے! میں حیرت زدہ رہ گیا جب انہوں نے کہا کہ اصل شے یہ ہے کہ اپنے مسلک کو دانتوں سے پکڑ لو، اس کو نہیں چھوڑنا۔ یہ محض ایک انفرادی رائے بھی ہوسکتی ہے، تاہم مناسب یہی ہے کہ یہ شے کم ہو جائے اور قرآن وحدیث پر ہی ساری توجہ دی جائے۔ انھیں سب کچھ پڑھا دیا جائے، پھر کوئی چاہے کسی طرف بھی رُخ کر لے! ہمارے ہاں تو مسئلہ ضرورت سے آگے بڑھ جاتا ہے کہ احناف میں مزید تقسیم ہے، نظری لحاظ سے ایک ہونے کے باوجود عملی لحاظ سے دو حصوں میں منقسم ہیں، جنہیں ہم بریلوی مکتب فکر اور دیوبندی مکتب فکر کہتے ہیں۔ ان چیزوں سے گریز کیا جائے، اور ان پر زیادہ زور نہ دیا جائے۔ انھیں کسی خاص مسلک کی طرف زبردستی راغب نہ کیا جائے۔

سوال: وزیر اطلاعات پرویز رشید نے مدارس کو جہالت کی یونیورسٹیاں کہا اور اذان ونماز کا تمسخر اڑایا۔ آپ کی جماعت دینی جماعت ہونے کے ساتھ حکومت کی اتحادی بھی ہے۔ آپ کی طرف سے شدید ردعمل آنا چاہیے تھا جو نہیں آیا۔ کیا یہ حکومتی اتحادی ہونے کی مجبوری تھی؟

مولانا امجد خان: ہماری کوئی مجبوری نہیں تھی۔ پرویز رشید صاحب کے بیان پر شدید ردعمل کا اظہار سب سے پہلے جمعیت علماء اسلام ہی نے کیا تھا۔ ہمارا ایک اصول ہے، اور شریعت بھی یہی کہتی ہے، کہ پہلے اس بیان کی وضاحت طلب کی جائے، اس کے بعد کسی فتوے کی طرف جانا چاہیے۔ پرویز رشید کا مزاج کوئی ڈھکا چھپا نہیں ہے۔

> قرآن مجید کو سینوں میں محفوظ کرنے کے حوالے سے مدارس کا بہت بڑا کردار ہے

ہم نے کہا کہ دینی مدارس کے حوالے سے انہوں نے وہ زبان استعمال کی جو شاید یورپ بھی استعمال نہیں کرتا۔ سینیٹ میں ہماری پارٹی کی طرف سے مولانا عطاء الرحمٰن نے چیئرمین کو ایک سوال نامہ بھیجا کہ اس بیان کی وضاحت طلب کی جائے۔ چنانچہ انہوں نے سینیٹ میں آ کے اس کا تفصیلی جواب دیا اور بالآخر انہوں نے اپنے بیان سے

withdraw کر لیا۔ انہوں نے کہا کہ ان کا مقصد تمام دینی مدارس کو ہدف بنانا نہیں تھا۔ انہوں نے ان اداروں کی بات کی تھی جہاں کچھ ایسی تربیت دی جاتی ہے جس کی طرف انہوں نے اشارہ کیا۔ مولانا صاحب نے یہ پیغام وزیر اعظم تک بھی پہنچایا ہے۔ ہم توقع رکھتے ہیں کہ وہ آئندہ وزراء کو ایسے بیانات دینے سے روکیں گے۔ پرویز رشید صاحب

پرویز رشید کے بیان پر دینی جماعتوں کا ردعمل اتنا شدید نہیں تھا جتنا ہونا چاہیے تھا

کو علم ہونا چاہیے کہ آج اگر پاکستان میں دین نظر آتا ہے تو یہ دینی مدارس کی قربانیوں ہی کا نتیجہ ہے۔

ایوب بیگ مرزا صاحب نے ابھی اختلاف کی بات کی۔ اختلاف دو قسم کے ہوتے ہیں۔ پہلا علمی اختلاف ہوتا ہے۔ اس کے نتیجے میں علم کے دریچے کھلتے ہیں۔ آج پاکستان میں اختلافات شدت اختیار کرتے جا رہے ہیں۔ منبر ومحراب سے علم ڈیلور نہیں کیا جاتا۔ وہاں پر بیٹھنے والے صرف اور صرف مسلکی اختلافات کو ہوا دیتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں قوم تقسیم ہوتی ہے۔ پاکستان اب ان مسائل کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ ہمیں علمی گفتگو کرنی چاہیے۔ منبر پر بیٹھنے والا شخص اگر عالم دین ہوگا تو وہ کبھی اختلافی مسائل کی طرف نہیں جائے گا۔ جس کے پاس علم نہیں ہوگا، وہ ہر جمعہ کو اختلافی مسائل لے کر آئے گا۔

سوال: وزیر اطلاعات نے اپنا بیان اس طرح withdraw کیا نہیں جس طرح انہیں کرنا چاہیے تھا؟

مولانا امجد خان: سینیٹ میں انہوں نے تفصیل سے بیان دیا ہے، اور پھر اذان ہوگئی۔ شکر ہے کہ اس کے احترام میں وہ خاموش ہوگئے۔ میں یہاں یہ بات بھی کہوں گا کہ ہم لاؤڈ سپیکر کے ناجائز استعمال کے سخت مخالف ہیں۔ اب بات آتی ہے کہ سپیکر کے جائز استعمال کی صورت کیا ہو! میرے نزدیک مینار کا سپیکر ماسوائے اذان، کسی کی فوتیدگی یا گمشدگی کے اعلان کے علاوہ استعمال نہیں ہونا چاہیے۔ خطبہ جمعہ میں لاؤڈ سپیکر کا استعمال اس حد تک ہو جہاں تک پبلک بیٹھی ہوئی ہے، اوپر کا سپیکر چلانے کا کوئی مقصد نہیں۔ شریعت تو یہاں تک کہتی ہے کہ اگر میں قرآن مجید پڑھنا چاہتا ہوں اور ساتھ کوئی سویا ہوا ہے تو اونچی آواز سے نہ پڑھوں کیونکہ آرام کرنا اس کا حق ہے۔ جو شریعت مجھے یہاں تک پابند کر دیتی ہے، وہ مجھے کس طرح اجازت دے گی کہ میں اوپر کا لاؤڈ سپیکر چلا کر اس پر ہر طرح کے پروگرام شروع کر دوں؟ لاؤڈ سپیکر کو اس حد تک پابند کر دیا جائے تو مسائل کا حل ہو جائے گا۔ مستقل طور پر یہ قانون بنا دیجیے۔ دوسرے، یہ نہ کیجیے کہ مینار میں صرف ایک طرف سپیکر کی اجازت ہو۔ چار اطراف اللہ نے بنائی ہیں، ہم نے نہیں بنائیں۔ چار اطراف میں عوام کے لیے اذان کو گونجنے دیجیے، اس سے اللہ کی رحمت آئے گی۔ تیسرے، کسی ایک ادارے کی نمائندے کی ڈیوٹی لگا دیجیے جو مسجد میں آ کر خطیب صاحب کی تقریر کو ریکارڈ کرے تاکہ پتا چلے کہ وہ کتنا علم دے رہے ہیں۔

سوال: یہ اعلان تو کیا گیا تھا کہ ہر خطیب کو پابند کیا جائے گا۔

مولانا امجد خان: اس پر عمل نہیں ہے۔ اعلانات تو بہت کیے جاتے ہیں۔

ایوب بیگ مرزا: مولانا سے تھوڑا سا مودبانہ اختلاف کرتے ہوئے میں کہوں گا کہ ان کی جماعت، خاص طور پر مولانا فضل الرحمٰن کا ردعمل اتنا شدید نہیں آیا جتنا آنا چاہیے تھا۔ یہ بہت بڑا مسئلہ تھا۔ پرویز رشید نے مدارس کو جہالت کی یونیورسٹیاں کہنے سے بھی ایک بڑی بات کی تھی جو میرا سینہ چیر گئی۔ وہ یہ کہ پانچ وقت کے لیے مولویوں کو لاؤڈ سپیکر پکڑا دیا۔ اگر وہ کہتا کہ مولویوں کو لاؤڈ سپیکر پکڑا دیا گیا تو میں اس کو اتنا برا نہ جانتا کیونکہ سپیکر کا غلط استعمال بھی ہوتا ہے، لیکن جب پانچ وقت کہا گیا تو اس کا مطلب ہے آپ اذان پر تنقید کر رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں تمام دینی جماعتوں نے اس کا وہ نوٹس نہیں لیا جو لیا جانا چاہیے تھا۔ پرویز رشید کے استعفیٰ کا مطالبہ آنا چاہیے تھا، یا مولانا کی یہ دھمکی آتی کہ اگر یہ مستعفی نہیں ہوتے تو ہم حکومت سے الگ ہو جائیں گے۔ اذان پر تنقید کرنے کی سزا صرف معافی مانگنا بہت ہی معمولی اور چھوٹا ردعمل ہے۔

سوال: اسلام دشمن طاقتیں، مغربی میڈیا اور ہمارا حکمران طبقہ چاہے وہ فوجی ہو یا سول، دینی مدارس کو دہشت گردی کی نرسریاں کیوں سمجھتے ہیں؟

ایوب بیگ مرزا: جب سے امریکہ کو افغانستان میں دندان شکن شکست ہوئی ہے، اُس کے پاس اس کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے کہ وہ اسلام اور مدارس پر اس قسم کی بے ہودہ باتیں کرے۔ میں نہیں سمجھتا کہ مدارس میں لوگوں کو فوجی ٹریننگ دی جاتی ہے، اور خودکش حملہ آور تیار کیے جاتے ہیں۔ یہ سب جھوٹے الزامات ہیں۔ مدارس پر الزام تراشی ہے۔

سوال: پورے پاکستان میں مدارس کی انتظامیہ رجسٹریشن، آڈٹ اور نصاب میں جدید علوم کو شامل کرنے میں کیوں متامل ہیں؟

مولانا امجد خان: کوئی مدرسہ رجسٹریشن کرانے کا مخالف نہیں ہے۔ جنرل مشرف کے دور میں رجسٹریشن پر پابندی عاید کر دی گئی تھی۔ ہم نے کہا تھا کہ رجسٹریشن کو اوپن کریں۔ اس پر وزارت قانون، وزارت تعلیم اور وزارت داخلہ نے مل کر مدارس کے لیے ایک سوال نامہ بنایا تھا۔ ہم نے یہ قبول کیا۔ سوال نامے میں مدرسے کے قیام، اس کے مہتمم اور ناظم کے بارے میں پوری تفصیلات لی جاتی ہیں۔ اختلاف اس وقت پیدا ہوا جب انہوں نے یہاں تک پوچھنا شروع کر دیا کہ آپ کے مدرسے میں استانی کا نام کیا ہے، ان کا موبائل نمبر کیا ہے! یہ تو کوئی غیرت مند آدمی برداشت نہیں کر سکتا۔ آپ جب یہاں تک جائیں گے تو پھر معاملات خراب ہو جائیں گے۔ بنیادی ضرورت یہ ہے کہ مدرسہ جس پلاٹ پر بنا ہے، وہ واقعتاً مدرسہ کا ہے۔ یہ کب سے قائم ہے؟ اس میں کتنے طلبہ اور استاد ہیں؟ یہ معلومات دینے میں تو کوئی مضائقہ نہیں۔ پھر یہ کہ فنڈنگ کی تفصیلات بھی بتائیں۔ ہر مدرسہ گورنمنٹ کے منظور شدہ ادارے سے باقاعدہ آڈٹ کرواتا ہے۔ حکومت نے کہا کہ کمپیوٹر اور سائنس کی تعلیم ہونی چاہیے۔ ہم نے اس کی مخالفت نہیں کی۔ کہا گیا کہ انگریزی اور ریاضی بھی پڑھانی چاہئیں۔ ہم نے یہ تبدیلیاں بھی کی ہیں۔ جن چیزوں کی ہم ضرورت محسوس کرتے ہیں، ان کی مخالفت نہیں کریں

مدارس کے بارے میں منفی پروپیگنڈے کا مقصد لوگوں کو ان سے بدظن کرنا ہے

گے۔ یہ کہتے ہیں کہ باہر سے فنڈ آتا ہے۔ ہم پوچھتے ہیں کون سا مدرسہ ہے، جس کو باہر سے فنڈ آتا ہے؟ رجسٹریشن کی بنیاد پر آپ مدارس کے ساتھ کرنا کیا چاہتے ہیں؟

سوال: آپ کہہ رہے ہیں کہ باہر سے فنڈنگ نہیں ہو رہی۔ کیا لوگ انفرادی طور پر نہیں کرتے یا باہر کے حکومتی ادارے بھی نہیں کرتے؟

مولانا امجد خان: ایک پاکستانی شہری اگر یورپ یا سعودی عرب میں بیٹھا ہوا ہے، وہ اپنے علاقے کی مسجد یا مدرسے کو چندہ دے دیتا ہے تو اس کو کیا کہیں گے؟ آپ مدارس کی فنڈنگ کی تو تحقیقات کرتے ہیں، این جی اوز کی فنڈنگ کی تحقیقات کون کرے گا؟ آپ مدارس کی رجسٹریشن کی بات کرتے ہیں، این جی اوز کی رجسٹریشن کیوں نہیں

ہوتی؟ ان کو سوال نامہ کیوں نہیں بھیجا جاتا؟ یہ صرف یورپ اور امریکہ کا ایجنڈا ہے کہ مدارس کے حوالے سے اتنا منفی پروپیگنڈا کیا جائے کہ لوگوں کو بدظن کر دیا جائے۔ اگر مدارس کو آپ نے چھیڑا تو پھر ان کے دھرنے کسی منطقی نتیجے تک ان شاء اللہ جاری رہیں گے۔ جے یو آئی اس وقت یہ کردار ادا کر رہی ہے کہ 1973ء کے آئین میں اسلام کے حوالے سے جو خدمات ہو چکی ہیں، ان کا تحفظ کیا جائے۔ ہماری خواہش ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات پر قانون سازی ہو جائے۔ یہ ایک بہت بڑا

مدارس کے تعلیم یافتہ افراد کو اقامت دین کے لیے عملی طور پر میدان میں نکلنا چاہیے

مرحلہ ہے۔ اگر یہ ہو جاتا ہے تو اسلامی نظام کے نفاذ کی منزل کے قریب تر ہو جائیں گے، ان شاء اللہ۔

سوال: کیا مدارس میں دی گئی تعلیم نے پاکستان کو اسلامی فلاحی ریاست بنانے میں مدد دی ہے؟

ایوب بیگ مرزا: پہلے میں این جی اوز کے بارے میں مولانا کی بات کو آگے بڑھاؤں گا۔ یہ این جی اوز مادر پدر آزاد ہیں۔ جس کا جی چاہتا ہے، بنالیتا ہے۔ اگر یہ این جی اوز نہ ہوتیں تو پاکستان میں اتنی دہشت گردی اور تخریب کاری نہ ہوتی۔ غیر ممالک اور ہمارے دشمن ممالک سے ان کو فنڈنگ ہوتی ہے۔ الزام مدارس پر لگتا ہے، حالانکہ یہ کام الٹ ہے۔ میں حیران ہوا کہ ٹیلی ویژن کے کسی پروگرام میں ایک صاحب سے جب پوچھا گیا کہ سانحہ صفورا میں آئی بی اے کا پڑھا ہوا لڑکا ملوث ہے تو وہ کہنے لگے کہ دیکھیں اگر بچوں کے پاس ڈگریاں ہوں گی اور انہیں نوکریاں نہیں ملیں گی تو پھر وہ یہی کچھ کریں گے۔ یہ ہمارے معاشرے کا تضاد ہے کہ جب مدرسے کا ذکر آتا ہے تو کہتے ہیں ان لوگوں کی تربیت ہی ایسی ہوئی ہے جبکہ کسی یونیورسٹی کے ذکر پر معذرت خواہانہ انداز کر لیتے ہیں۔ یہ رویہ اصل میں دینی تعلیم کے ساتھ دشمنی کو ظاہر کرتا ہے۔

اب میں آپ کے سوال کی طرف آتا ہوں۔ اگرچہ میں پوری طرح علم نہیں رکھتا لیکن میرا مشاہدہ یہ ہے، چاہے میری بات کچھ ناگوار گزرے، کہ مدارس کے تعلیم یافتہ افراد پاکستان میں اصلاً اور عملاً اسلام کے نفاذ کے لیے اس طرح کوشش کرتے نظر نہیں آتے جیسی ہونی چاہیے۔ آئین کا تقاضا ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کو قانون کا درجہ دیا جائے، لیکن ہوتا یہ ہے کہ محض سفارشات پیش کرنے کے بعد سمجھ لیا جاتا ہے کہ کام پورا ہو گیا۔ عدلیہ نے قرآن اور حدیث کے حوالے دے کر اپنے تاریخی فیصلے میں یہ ثابت کیا تھا کہ بنک کا سود بھی ربا ہے۔ حضرت نواز شریف ہی وہ وزیر اعظم ہیں جنہوں نے اس فیصلے کے خلاف اپیل کر دی تھی۔ لہٰذا ان سے یہ توقع رکھنا کہ وہ نفاذ اسلام کی جانب کوئی قدم اٹھائیں گے، سادگی ہے۔ جس طرح شرک بدترین اعتقادی گناہ ہے اسی طرح سود سب سے بڑا عملی گناہ ہے۔ اگر اس کے ریویو کے لیے نواز شریف صاحب تڑپ رہے ہیں تو وہ اسلام کی طرف کب جائیں گے! یہ تو ٹال مٹول ہے، جتنی کر لیں۔ مدارس دین کی جتنی خدمت کر رہے ہیں، قرآن و حدیث لوگوں کے اذہان و قلوب میں راسخ کر رہے ہیں، اس کا نتیجہ تو یہ ہونا چاہیے کہ وہ سیاست دانوں سے مایوس ہو کر میدان میں نکلیں اور پاکستان کو اسلامی فلاحی ریاست بنانے کے لیے تحریک اٹھائیں۔ 68 سال گزر گئے ہیں، 68 سال اور گزر جائیں گے لیکن پارلیمنٹ کے ذریعے اسلام نہیں آئے گا۔ سیاست دانوں کے ماتھے پر لکھا ہے کہ وہ ہر قدم پر اسلام کا راستہ روکیں گے۔ جس سرمایہ دار کی فیکٹریاں سود کی بنیاد پر چل رہی ہیں، کیا اس کے لیے ممکن ہے کہ وہ اسلام کو نزدیک آنے دے؟ میں سمجھتا ہوں کہ شریعت کے نفاذ میں خود حکومت اور سیاست دان بہت بڑی رکاوٹ ہیں۔

سوال: ایک رائے یہ ہے کہ دینی مدارس دنیا کی سب سے بڑی این جی اوز ہیں جہاں لاکھوں بچوں کی تعلیم، رہائش اور خوراک کا بندوبست کیا جاتا ہے۔ ہم مدارس میں کیا کیا تبدیلیاں لا کر اسے دنیا کے لیے ایک اچھا عملی نمونہ بنا سکتے ہیں؟

مولانا امجد خان: ماڈل مدرسہ بنانے کی تو ماضی کی حکومت نے بھی کوشش کی، کروڑوں روپے لگا دیئے، اور آخر میں کہہ دیا کہ ہم ماڈل مدرسہ بنا ہی نہیں سکتے۔ میرے خیال میں اس وقت مدارس کا جو نظام چل رہا ہے، اس سے بڑھ کے ماڈل سسٹم ہو ہی نہیں سکتا۔ ماضی میں انہی مدارس کے لوگوں نے اسلامی تحریکات میں کردار ادا کیا ہے۔ پاکستان میں اگر ختم نبوتؐ کا معاملہ آتا ہے، ناموس رسالتؐ کا مسئلہ آتا ہے، نظام مصطفیٰ ﷺ کے نفاذ کا مسئلہ آتا ہے، آئین میں قانون سازی کی بات آتی ہے، پارلیمنٹ میں حق کی آواز بلند کرنے کا وقت آتا ہے تو مدارس کے لوگوں نے ہی کردار ادا کیا ہے۔ ہم اس بات کے قائل ہیں کہ پاکستان میں پُرامن جدوجہد کے ذریعے اسلامی نظام کے لیے آگے بڑھتے رہیں۔ ہمارے پاس ایک راستہ پارلیمنٹ کا ہے۔ آئین موجود ہے، جسے ہمارے ہی اکابر نے بنوایا ہے۔ اس آئین میں یہ طے کر دیا گیا ہے کہ پاکستان میں اسلام کے خلاف کوئی قانون نہیں بن سکتا۔ بدقسمتی سے کوئی ایک شخص یا جماعت آتی ہے، وہ اس طرح کا فیصلہ کرتی ہے اور پھر وہ یقین دہانی کرواتے ہیں کہ ہم اس مسئلے کو ختم کر دیں گے، یہ وعدہ کرتے ہیں کہ ہم اس کے لیے آگے قدم بھی بڑھائیں گے تو پھر اخلاقی طور پر یہ جائز ہو گا کہ ہم ان کو تھوڑا سا موقع ضرور دیں تاکہ اس حوالے سے وہ اپنا کردار ادا کر سکیں۔ ہم پارلیمنٹ میں اسی حوالے سے منتظر ہیں کہ خدا کرے وہ وقت آئے!

سوال: کوئی ڈیڈ لائن حکومت کے ساتھ طے کی ہوئی ہے؟

مولانا امجد خان: حکومت جب اقتدار میں ہوتی ہے تو ایک معاہدہ ہوتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم اس معاہدے کو جلد از جلد پایہ تکمیل تک پہنچائیں گے۔ اس میں جب رکاوٹیں پیدا ہو جاتی ہیں تو ان کو تھوڑا اور وقت مل جاتا ہے۔

سوال: اس طرح تو ان کا tenure گزر جائے گا۔

مولانا امجد خان: نہیں! ایسے نہیں ہو گا۔ ہم نے قوم کو اس حوالے سے نہ پہلے مایوس کیا نہ اب کریں گے۔ دینی قوتیں ہمارے ساتھ ہیں۔ موجودہ پارلیمنٹ میں دینی سوچ رکھنے والے لوگ بھی ہمارے ساتھ ہیں۔

ایوب بیگ مرزا: یہ تاریخ کا حصہ ہے کہ 1949ء

مدارس نے اسلامی تحریکات میں اہم کردار ادا کیا ہے

میں بھی مسلم لیگی قرار داد مقاصد منظور کرنے کے لیے تیار نہیں تھے۔ مولانا شبیر احمد عثمانیؒ نے نہایت اہم کردار ادا کیا تھا۔ پہلے نجی سطح پر ان سے ملاقاتیں کر کے بہت کوشش کی، لیکن جب دیکھا کہ ان کی نیت خراب ہے تو انہوں نے اسمبلی میں کھڑے ہو کر کہا تھا کہ اگر تم نے قرار داد مقاصد کو منظور نہ کیا تو میں پارلیمنٹ سے باہر جاؤں گا اور لوگوں کو بتاؤں گا کہ مسلم لیگ نے پاکستان بناتے وقت آپ سے دھوکا کیا تھا، جھوٹ بولا تھا۔ تب جا کر مسلم لیگ مجبور ہوئی تھی۔ اسلام کے بارے میں مسلم لیگ کے اُس وقت بھی یہی انداز تھے۔ آج تو جس سٹیج پر وہ پہنچ چکی ہے! اسلام کے نفاذ کے حوالہ سے تو وہ سیکولر طبقات کو بھی پیچھے چھوڑ چکی ہے۔

[اس پروگرام کی ویڈیو www.tanzeem.org پر ''خلافت فورم'' کے عنوان سے دیکھی جا سکتی ہے۔]

☆☆☆☆☆

بحیثیتِ عورت ہماری ذمہ داریاں

عائشہ خدا بخش

نیک عورت متاعِ حسنہ ہے۔ آپ اگر اس دنیا میں بحیثیت ماں، بہن، بہو، بیوی اور سب سے بڑھ کر امتِ مسلمہ کی رکن ہیں تو آپ نے کیا کرنا ہوگا۔

حضرت خدیجہؓ، حضرت عائشہؓ، حضرت مریمؑ اور حضرت آسیہؑ عورتیں تھیں۔ آج ہم بھی عورتیں ہیں جو خون ان کی رگوں میں دوڑ رہا تھا جو دل ان کے جسم میں تھا۔ وہی خون ہماری رگوں میں دوڑ رہا ہے، وہی دل ہمارے جسم میں ہے۔ مگر فرق اتنا ہے کہ ان کے اندر ایمان کی قوت تھی۔ اسی ایمان نے ان کے اندر احساسِ ذمہ داری ڈالی تھی اور آج ہمارا ضمیر مردہ ہوگیا ہے۔ یہ کیوں ہوا؟

یقیناً یہ صرف اور صرف قرآن وسنت کی دوری کی وجہ سے ہوا۔

ہم تاریخ کی مختلف عورتوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ کیسی تھیں اور ہم کہاں کھڑے ہیں۔ ہم نے امتِ مسلمہ کی بیداری کے لیے کیا کرنا ہے۔ عورت کی تربیت پورے خاندان کی تربیت ہے جبکہ ایک مرد کی تربیت ایک فرد کی تربیت ہے۔ ہر بچے کی پہلی درس گاہ ماں کی گود ہے۔ نپولین کا قول ہے کہ تم مجھے اچھی مائیں دو میں تمہیں اچھی قوم دوں گا۔

بحیثیت بیٹی: اگر آپ بیٹی ہیں تو اس واقعے کو یاد کریں جب حضرت عمرؓ گشت پر نکلے تو ایک گھر سے آواز آئی۔ اماں دودھ میں پانی نہ ملائیں تو ماں نے کہا کیوں بیٹی؟ بولی امیر المومنینؓ نے منع فرمایا ہے۔ ماں نے کہا وہ ہمیں کونسا دیکھ رہے ہیں۔ بیٹی بولی۔ ''اللہ تو دیکھ رہا ہے۔''

اگر آپ بیٹی ہیں تو آپ کو پورا حق ہے کہ اپنے والدین سے پوچھیں کہ رقم کہاں سے آ رہی ہے اور کہاں جا رہی ہے۔ ملاوٹ شدہ دودھ سے آنے والی رقم حرام ہے۔ پھر آپ نے دیکھا کہ ان ہی کی اولاد میں سے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ جیسے بیٹے پیدا ہوئے جو عمر ثانیؒ کے نام سے مشہور ہوئے۔

دوسرا کردار حضرت مریمؑ کا دیکھیں ان کی صفت ہے۔

﴿وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ الَّتِي أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا﴾ (التحریم :12)

''وہ اپنی عصمت کی حفاظت کرنے والی تھی انہوں نے باعصمت بیٹی ہونے کا حق ادا کیا۔''

بحیثیت بیوی: ایک اچھی بیوی مضبوط کردار اور دلنشیں انداز میں شوہر پر اثر انداز ہوسکتی ہے۔ اگر شوہر تقویٰ شعار ہے تو الحمدللہ۔ اگر نہیں تو اسے حکمت اور دانائی کے ساتھ اسلام کی طرف راغب کیا جاسکتا ہے۔ تاریخ میں ایسی مثالیں ملتی ہیں کہ نیک نفس بیوی بگڑے ہوئے شوہر کو راہ راست پر لے آئی۔ آپ بیوی ہیں تو آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ آپ نے کیا کرنا ہے۔ اس کے لئے حضرت خدیجہؓ جیسا رویہ و کردار اختیار کرنا ہوگا۔ جب آپؐ کو نبوت ملی اور آپؐ گھبرائے ہوئے گھر تشریف لائے۔ اس وقت حضرت خدیجہؓ نے یہ کہہ کر آپ کو تسلی دی کہ اللہ آپؐ کو رسوا نہیں کرے گا۔ آپؐ یتیموں کی پرورش کرتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ حضرت خدیجہؓ نے اپنا مال اور اپنی جان حضور ﷺ کے حوالے کردی۔ اسی صلے میں اللہ نے حضرت جبرئیلؑ کے ذریعے آپؐ کو سلام بھجوایا۔ ان ہی عورتوں میں حضرت آسیہؑ ہمارے لئے قابل تقلید نمونہ ہیں کہ شوہر اگرچہ فرعون جیسا گمراہ اور ظالم ہی کیوں نہ ہو، اللہ کی اطاعت سے نہیں روک سکتا۔

ماں کی حیثیت سے: ایک ماں اپنے بچے کی تربیت میں بڑا اہم کردار ادا کرتی ہے۔ کیونکہ والد صاحب تو پورا دن گھر میں نہیں ہوتے۔ بچہ زیادہ وقت ماں کے پاس رہتا ہے۔ ماں ہی سے عادات سیکھتا ہے۔ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ قافلے میں علم حاصل کرنے کے لیے جا رہے تھے۔ راستے میں ڈاکہ پڑ گیا۔ کسی کو خیال نہیں آیا کہ ان کے پاس کچھ ہوگا۔ ایک ڈاکو نے پوچھا: بیٹا تیرے پاس کچھ ہے؟ کہا: ہاں چالیس دینار ہیں۔ کہنے لگا! کہاں ہیں؟ کہا یہ میری قمیص کے اندر سیئے ہوئے ہیں۔ اس نے کہا! بچہ اگر تو مجھے نہ بتاتا تو مجھے کبھی خبر نہ ہوتی کہ تیرے پاس کچھ ہے۔ تو نے کیوں بتادیا؟ کہا میری ماں نے مجھے کہا تھا، بیٹا سچ بولنا چاہے جان چلی جائے۔ اب یہ ماں کا سبق ہے اور جب ماں کو ہی پتہ نہ ہو کہ سچ بولنے میں نجات ہے تو وہ بچے کو کیا بتائے گی؟ تو وہ ڈاکو اس کو پکڑ کر اپنے سردار کے پاس لے گیا کہ سردار اس بچے کی بات سنو۔ تو ساری کہانی سنائی تو سردار نے کہا: بیٹا! تو نے کیوں بتادیا؟ کہا: مجھے میری ماں نے کہا تھا جھوٹ نہ بولنا: سچ بولنا چاہے جان چلی جائے۔ اس پر ڈاکوؤں کا سردار اتنا رویا کہ اس کی داڑھی آنسوؤں سے تر ہوگئی کہ اے اللہ! یہ معصوم بچہ اپنی ماں کا اتنا فرمانبردار ہے اور میں پورا مرد جوان ہو کر تیرا نافرمان ہوں۔ مجھے معاف کردے۔ سارے ڈاکوؤں نے توبہ کی۔ اس کا ذریعہ وہ ماں بن گئی جو گیلان میں بیٹھی ہوئی ہے، جس کو پتہ بھی نہیں ہے کہ اس کا بچہ کہاں سے کہاں تک پہنچ گیا ہے۔

مسلمان ماں پر لازم ہے کہ اپنے بچوں کی تربیت اسلامی خطوط پر کرے تاکہ وہ بڑے ہو کر اسلام کے نمائندے بنیں۔

بحیثیت بہن: حضرت فاطمہؓ بنت خطاب حضرت عمر فاروقؓ کی بہن تھیں۔ ان کی ثابت قدمی اور اولوالعزمی نے بھائی کی کایا پلٹ دی اور حضرت عمرؓ اسلام کی آغوش میں آئے۔ ایک بہن ہونے کے ناطے بہت کچھ کیا جاسکتا ہے۔ بے اندیش اور آزاد خیال بھائی کو میٹھی اور پیار کی زبان کے ساتھ راہ راست پر لایا جاسکتا ہے۔

بحیثیت امۃ مسلمہ کی رکن: اللہ کے فضل وکرم سے مسلمان ہونے کے ناطے ہم امۃ مسلمہ کی رکن ہیں۔ تو اس کے لئے صرف زبانی کلامی دعوے نہیں کرنے ہوں گے بلکہ عملاً اسلامی تعلیمات کو اپنانا ضروری ہے۔

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

جو غلطیاں پہلے ہوچکی ہیں اللہ سے سچے دل سے توبہ کریں اور اپنی اور امت مسلمہ کی اصلاح کے لئے قدم بڑھائیں۔ پہلے قدم کے طور پر شرعی پردہ اختیار کریں اور ملامت کرنے والوں کی ملامت سے ہرگز اثر قبول نہ کریں بلکہ جہاں تک ہوسکے دوسروں کو بھی پردہ کی تلقین کریں۔ یہ معمولی بات نہیں بلکہ اللہ کا حکم اور امہات المومنینؓ اور صحابیاتؓ کا طریقہ ہے۔

اے میری بہن! اب آرام سے نہ بیٹھ جانا کل پر کام نہ چھوڑنا کل کا بھروسا نہیں اگر کل موت آجائے تو پھر اللہ کو کیا جواب دیں گے۔ ☆☆☆

’’اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآن ہو کر‘‘

مرتضیٰ احمد اعوان

تحریک خلافت پاکستان کے زیرِ اہتمام سیمینار اور انجمن خدام القرآن لاہور کے زیرِ اہتمام رجوع الی القرآن کورس کی سالانہ تقریبِ تقسیم اسناد 15-2014ء کے پروگراموں کی مشترکہ رپورٹ

بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے قرآنی تعلیمات کی نشر و اشاعت کے لیے اپنی پوری زندگی صرف کی۔ انہوں نے 1972ء میں رجوع الی القرآن کی تحریک شروع کی اور 80ء کی دہائی میں اسی تحریک کے تحت ایک کورس شروع کیا جسے ’’رجوع الی القرآن کورس‘‘ کہا جاتا ہے۔ 24 مئی 2015ء کو اس کورس کے سیشن 2015-2014ء کی تقریب تقسیم اسناد تھی۔ اسی مناسبت سے تحریک خلافت پاکستان نے ’’اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآن ہو کر‘‘ کے موضوع پر ایک سیمینار منعقد کیا، جس سے صدر تحریک خلافت حافظ عاکف سعید اور ناظم اعلیٰ مختار حسین فاروقی نے خطاب کیا۔ بعد میں رجوع الی القرآن کورس کے طلبہ نے اپنے تاثرات بیان کیے۔

انجینئر مختار حسین فاروقی نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ آج کل نوجوان تاریخ کا مطالعہ بہت کم کرتے ہیں، اس لیے انہیں اسلام کے عروج کے بارے میں معلوم ہی نہیں ہے۔ خلافت راشدہ کا 30 سالہ دور تاریخ انسانی کا سب سے شاندار دور تھا۔ اس میں اسلامی فتوحات کا سلسلہ وسیع سے وسیع تر ہوتا گیا، جس کے بارے میں علامہ اقبال نے کہا تھا کہ ع
تھمتا نہ تھا کسی سے سیلِ رواں ہمارا۔ اس کے بعد خلافت بنو امیہ 92 سال تک قائم رہی، جس میں حضرت امیر معاویہؓ کے 20 سالہ دور میں اسلامی فتوحات کا سلسلہ پہلے کی طرح جاری رہا۔ اس عہد میں حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے ڈھائی سالہ دور کو خلافت راشدہ کا عکس سمجھا جاتا ہے پھر خلافت بنو عباس کا 524 سالہ دور بھی مثالی تھا۔ اس میں مسلمانوں کی حکومت موجودہ پاکستان سے لے کر مراکش تک قائم ہو گئی تھی۔ سپین میں مسلمانوں نے 800 سال تک حکومت کی۔ اس کے بعد کچھ عرصے تک مسلمانوں پر زوال کا دور آیا لیکن جن کی وجہ سے زوال آیا تھا وہی مسلمان ہو گئے، یعنی تاتاری اور پھر انہوں نے بڑی بڑی عظیم مملکتیں قائم کیں۔ ترکی میں خلافت عثمانیہ قائم کرنے والے اور برصغیر میں منگول، یہ سب چنگیز خان اور ہلاکو خان کی اولاد میں سے تھے جنہوں نے سینکڑوں سال حکومت کی۔ مسلمانوں کو پہلا عروج عربوں کے ذریعے اور دوسرا عروج منگولوں کے ذریعے ملا۔

انہوں نے کہا کہ مسلمانوں نے یہ عروج قرآن کے ساتھ مضبوط تعلق اور اپنے کردار کی وجہ سے حاصل کیا۔ برصغیر میں جب محمد بن قاسم آئے تھے تو آپ کے مثالی کردار کی وجہ سے لوگ آپ کے بت بنا کر پوجتے تھے۔ قرآن کا مردِ مومن وہ ہے، جس کے ایک ہاتھ میں قرآن اور دوسرے ہاتھ میں تلوار ہو۔ آج ہم قرآن کو مانتے تو ہیں لیکن عملی طور پر اسے اپنی زندگی میں نافذ کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ چنانچہ ہم پستی کی طرف جا رہے ہیں اور ذلیل و رسوا ہیں۔ آج بھی اگر ہم قرآن و حدیث سے دوبارہ تعلق مضبوطی سے جوڑ لیں تو وہ زریں دور لوٹ کر آ سکتا ہے۔

تحریک خلافت کے صدر حافظ عاکف سعید نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ آج کا یہ اجلاس اس لحاظ سے بہت اہم ہے کہ اس میں دو تقاریب کو جمع کر دیا گیا ہے اور دونوں کا مرکزی موضوع ایک ہی ہے، یعنی ’’قرآن مجید‘‘۔ علامہ اقبال نے امت کے اصل مرض کی تشخیص کرتے ہوئے اس کے زوال کا اصل سبب بتایا ہے، اور ان کی یہ تشخیص قرآن و سنت کی تعلیمات کے عین مطابق ہے۔ اسی لیے انہیں حکیم الامت کہا جاتا ہے۔ وہ کہا کرتے تھے کہ میرا کلام قرآن و سنت کی تعلیمات کے عین مطابق ہے۔ حافظ عاکف سعید نے کہا کہ آج اگر ہم دنیا میں اپنی عظمت و سطوت دوبارہ حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں قرآن کے ساتھ اپنا تعلق مضبوط بنانا ہوگا اور اپنے ترکِ قرآن کے جرم کی تلافی کرنا ہوگی۔

قرآن پر عمل کے حوالے سے سب سے پہلے ہمارے دل میں قرآن کی عظمت کا احساس ہو کہ یہ عام کتاب نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی نعمت ہدایت ہے اور اس میں مسلمانوں کے تمام باطنی امراض کا علاج ہے۔

ہمیں کم از کم ایک پارہ روزانہ تلاوت کرنا چاہیے۔ پھر اس سے نصیحت حاصل کرنے کے لیے اس پر غور و فکر کریں، کیونکہ اس میں فکری و عملی دونوں اعتبارات سے کامل راہنمائی موجود ہے۔ قرآن پر عمل انفرادی اور اجتماعی دونوں اعتبارات سے لازم ہے۔ نبی اکرم ﷺ کے بعد اب یہ ذمہ داری اُمتِ مسلمہ پر ہے کہ وہ قرآن کی دعوت دوسروں تک پہنچائے۔ خلافت کا تذکرہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اُمتِ مسلمہ کی سربلندی کا ظہور ضرور ہوگا، کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے اس کی خبر دی ہے۔ اس کے لیے جدوجہد کے تمام مراحل سے مسلمانوں کو گزرنا ہوگا۔

رجوع الی القرآن کورس کے کوآرڈینیٹر جناب رشید ارشد نے کورس کا پس منظر بیان کرتے ہوئے کہا کہ انجمن خدام القرآن کے مقاصد میں یہ بات شامل ہے کہ قرآن کی تعلیمات کی نشر و اشاعت کا اہتمام کیا جائے۔ 1980ء کی دہائی میں فیلوشپ سکیم کا اجرا کیا گیا، پھر دو سالہ کورس شروع کیا گیا، اس کے بعد 9 ماہ کا موجودہ کورس، جو تقریباً 16 سال سے جاری ہے۔ اب اس کے دو حصے ہوتے ہیں: پارٹ I اور پارٹ II۔ اس مرتبہ پارٹ I کورس میں 45 مرد اور 35 خواتین نے داخلہ لیا تھا جبکہ مکمل کرنے والوں میں 27 مرد اور 23 خواتین تھیں۔ انہوں نے کہا کہ اس سال پارٹ I میں عربی گرائمر، تجوید، ترجمہ قرآن (چار پارے)، منتخب نصاب، اربعین نووی، مشکوٰۃ المصابیح سے کتاب العلم، کتاب الرقاق اور کتاب الاذکار، کتاب الدعوات، ریاض الصالحین (کچھ ابواب)، سیرت النبیؐ اور فقہ العبادات جیسے مضامین پڑھائے گئے۔ پارٹ II میں عربی زبان، ترجمہ قرآن (مکمل قرآن)، عربی گرائمر (مختارات، عربی شاعری)، مختصر صحیح بخاری و صحیح مسلم، جامع ترمذی، ریاض الصالحین (مکمل)، مشکوٰۃ المصابیح (منتخب ابواب) پڑھائے گئے۔ اسلامی مالیات، اسلامی بینکنگ، عبادات، معاملات، شہادت حق اور تاریخ جیسے موضوعات پر مختلف شخصیات نے لیکچرز دیے، جن میں حافظ عاکف سعید، حافظ عاطف وحید، چودھری رحمت اللہ بٹر، انجینئر مختار حسین فاروقی اور اعجاز لطیف شامل ہیں۔

کورس کے طالب علم محمد خان نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا کہ میں نے قرآن مجید ناظرہ پڑھا تھا اور قرآن کی تفسیر اور کچھ دروسِ قرآن بھی سنے تھے۔ محترم ڈاکٹر اسرار احمدؒ کا لیکچر سننے کے بعد مجھے پتا چلا کہ اسلام دین ہے۔ میرے ذہن میں بے شمار سوالات تھے لیکن آج کورس کے اختتام پر تمام سوالات کے جواب مل گئے۔ دنیا میں رہ کر دین پر عمل کرنا ہی اصل زندگی ہے۔ اس کورس سے زہد کا مطلب دل میں ایسا اترا کہ دنیا سے بے رغبتی کا واضح تصور پیدا ہوا۔ اللہ سے محبت کی اہمیت، عبد اور معبود کا رشتہ، قرآن کا مسلمان سے مطالبہ جیسے عنوانات پر انشراحِ صدر رہا۔

انجینئر کاشف گیلانی نے کہا کہ یہاں آنے کے بعد احساس ہوا کہ میں آیا نہیں بلکہ لایا گیا ہوں۔ اس کورس سے میری زندگی پر بڑا مثبت اثر پڑا۔ یہاں میں نے جو سیکھا ہے ان میں یہ تین باتیں بہت اہم ہیں: (1) قرآن مجھ سے کیا تقاضا کر رہا ہے؟ (2) حبِ رسول مسلمانوں کے کردار کی خشتِ اول اور ہمہ وقت اپنا ظہور چاہتی ہے۔ (3) اور ہماری تعمیر کی بنیادیں وہی ہوں جو ہمارے اسلاف کی تھیں۔

سعدی احمد علی نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ عام طور پر دنیا میں تیزی سے ترقی کرنے والے کو آئیڈیل مانا جاتا ہے جبکہ یہاں کے اساتذہ نے ہمیں بتایا کہ ہمارے اصل آئیڈیل ہمارے اسلاف ہیں جنہوں نے دین کے لیے قربانیاں دیں۔ اس کورس نے میری دین کی بنیادوں کو بہت حد تک مضبوط کیا ہے۔ یہ کورس اس دور کے فتنوں سے بچاؤ کے لیے بہت اہم ہے۔ اب میرے اندر ذمہ داری کا احساس پیدا ہوا ہے۔ میری درخواست ہے کہ اپنی اولاد سے دنیاوی ترقی کی اُمید کم رکھیں اور ان کی تربیت اور ذہن سازی پر خاص توجہ دیں۔

ماہ رمضان المبارک میں تنظیم اسلامی کے حلقہ جات

کے زیر اهتمام

کراچی، لاہور، اسلام آباد، فیصل آباد، پنجاب شرقی، پنجاب شمالی اور گوجرانوالہ میں

دورۂ ترجمہ قرآن و خلاصہ تعلیمات قرآن

کے پروگراموں کی فہرست

حلقۂ کراچی (شمالی و جنوبی)

تراویح کے ساتھ مکمل ترجمہ و تشریح

مقام	مدرس	رابطہ نمبر
مہندی لان، سیکٹر L-11، نزد نیو کراچی تھانہ، سلیم سینٹر نارتھ / نیو کراچی	ابرار حسین	0333-2120708
ریم گھانچی کمیونٹی لان، نزد سخی حسن چورنگی، بلاک L، نارتھ ناظم آباد	عمران چھاپڑا	0332-8268880
مرحبا لان، نزد امتیاز سپر اسٹور، 7 نمبر سگنل، ناظم آباد نمبر 4	نوید مزمل	0301-8295783
قرآن اکیڈمی یاسین آباد، بالمقابل شمیم گارڈن، بلاک 9، فیڈرل بی ایریا	عبدالرحمٰن خان	0321-2051847
پی پی ایم اے کلب، متصل ٹیلیفون ایکسچینج، بلاک 14، فیڈرل بی ایریا	انجینئر عثمان علی	0300-8217857
پی آئی اے ایم گارڈن، نزد ایکسپو سینٹر، گلشن اقبال	سید سلیم الدین	0321-2013951
ہمالیہ گارڈن، ابوالحسن اصفہانی روڈ گلشن اقبال، بلاک 4 گلزار ہجری	شجاع الدین شیخ	0332-2560265
پالکی لان، بلاک 17، نزد ہل ٹاپ لان، گلستانِ جوہر	ڈاکٹر انوار علی	0300-8206305
اورینٹ لان، بلاک 11، نزد منور چورنگی، گلستانِ جوہر	حافظ سید اُسامہ علی	0332-3794216
جامع القرآن، قرآن اکیڈمی، ڈی ایم 55 خیابانِ راحت، درخشاں، فیز 6، ڈیفنس	عامر خان	0345-8241111
قرآن مرکز، بلڈنگ نمبر 10C، دوسری منزل، کمرشل اسٹریٹ، نزد ایاز مسجد، فیز 2، ایکسٹینشن، ڈیفنس	ڈاکٹر محمد الیاس	0300-2114840
گلستانِ انیس کلب، ہل پارک چورنگی، شہید ملت روڈ	اویس پاشا قرنی	0321-922192
مومنٹس لان، انبالہ بیکری، نزد پیراگون اسکول، بلاک 6، پی ای سی ایچ ایس	محمد ہاشم	0337-315994
لٹل ماسٹر اسکول، گلی نمبر 1، ایم سی-50، گرین ٹاؤن، شاہ فیصل کالونی	محمد نعمان	0302-227239
حنا گارڈن، نزد ماڈل موڑ NG پمپ، جناح ایونیو، ماڈل کالونی، ملیر	انجینئر نعمان اختر	0321-228590
قرآن مرکز، 861 ایریا 37/D، نزد رضوان سوئیٹس، لانڈھی نمبر 2	حافظ عمیر انور	0321-872092
مکہ پیلس میرج لان، C125، نزد دار جنت ہسپتال، دارالسلام سوسائٹی، کورنگی کراسنگ	حافظ محمد وقار	0321-2192701
راج محل لان، متصل چنیوٹ ہسپتال، مین کورنگی روڈ، کورنگی نمبر 2½	مفتی طاہر عبداللہ صدیقی	0300-272589
الحمد گارڈن، نزد اویس شہید پارک، زمان ٹاؤن، کورنگی نمبر 4	راشد حسین شاہ	0334-3627161

خلاصۂ مضامین قرآن مع تراویح

تابش میرج لان، پلاٹ نمبر C-7، سیکٹر X-1، گلشن معمار	طارق امیر پیرزادہ	0345-2281253
ایس ایس لان، سیکٹر A-4، بالمقابل K.D.A فلیٹس، سرجانی ٹاؤن	بلال محمود خان	0334-3352841
مکان نمبر A-26، سیکٹر 7-D/4، شادمان ٹاؤن	سید اظہر ریاض	0321-2211433
جامع مسجد شادمان، سیکٹر 14-B، شادمان	محمد ارشد	0321-3253251
پلاٹ نمبر 1D7، نزد مسلم بینک بالمقابل پرانا اقبال گارڈن، سیکٹر 16-A، بفرزون	سید فاروق احمد	0321-3761749

جامع مسجد عثمان، نزد لنڈی کوتل چورنگی، بلاک H، نارتھ ناظم آباد	محمد ذیشان	0331-2622394
قرآن مرکز 4/10 G-1، نزد عزیزیہ مسجد، ناظم آباد نمبر 1	ڈاکٹر احسن جمیل	0300-2136915
مسجد عثمان، فاران کلب، نزد نیشنل اسٹیڈیم، گلشن اقبال	شیخ منصور روفی	0300-2884579
قرآن مرکز، سالکین بسیرا، بلاک 14، گلستانِ جوہر	سید محمد اُویس نسیم	0332-3794216
تقویۃ الایمان اسکول، پلاٹ B-33، انجینئرز آرکیٹکٹ سوسائٹی، بلاک 8، گلستانِ جوہر	محمد بشیر	0332-3794216
مسجد الفرقان، کراچی یونیورسٹی ایمپلائز کوآپریٹو سوسائٹی، سیکٹر A-18، گلزارِ ہجری	اُسامہ عثمانی	0321-2022057
الفتح گارڈن، سیکٹر 11½، نزد صابری چوک ونشان حیدر، اورنگی ٹاؤن	جمیل احمد خان	0333-3597645
مہرلان، چشتی نگر، ڈبل روڈ، نزد جامع مسجد سلمان فارسی، سیکٹر 11½، اورنگی ٹاؤن	محمد عمران	0333-6492956
سیفرون میرج لان، نزد گلف شاپنگ مال، تین تلوار، مین کلفٹن روڈ	عاطف اسلم	0300-2555155
مکان نمبر 10,4 زمزمہ اسٹریٹ، فیز 5، ڈیفنس، کلفٹن (زمزمہ)	نعمان آفتاب	0300-2027733
ریڈیسن میرج لان، KPT انٹرچینج، نزد امتیاز سپر مارکیٹ، فیز 1، ایکسٹینشن ڈیفنس	فیصل منظور	0302-2384925
ماسٹر سوسائٹی موٹرز، بالمقابل آوانٹی ٹیرس، علامہ اقبال روڈ، بلاک 2، PECHS	سرفراز علی خان	0321-2633000
جوناگڑھ گھانچی ہال، باغ ہالاروالی گلی، نزد آغاخان جم خانہ، گارڈن	ڈاکٹر سید سعد اللہ	0345-2020309
وی آئی پی بلدیہ لان، سیکٹر A-4، یوسی 4، سعید آباد، بلدیہ ٹاؤن	محمد رضوان	0333-2234083
مسجد عائشہ، پلاٹ نمبر L-22، گلشن یوسف بالمقابل انور بلوچ، ملیر سٹی	غلام مصطفیٰ بٹ	0311-1806326

حلقہ لاہور شرقی

دورہ ترجمۂ قرآن مع تراویح

علی سبحان شادی ہال، نزد ٹوکے والا چوک، نیو شاد باغ	عبدالرزاق	0344-4294304
ہاؤس راحیل محمود بھٹی، مکان نمبر H-590، فیز 5، ڈی ایچ اے	اعجاز لطیف	0300-8450098
کنول شادی، بٹ چوک، تاجپورہ ہاؤسنگ سکیم	اقبال حسین	0321-4004049
شالیمار میرج گارڈن، نزد پروفیسر ساجد اکیڈمی، کالج روڈ، باغبان پورہ	جمیل الرحمان عباسی	0331-4152275

مون میرج اینڈ بنکویٹ ہال بالمقابل سردار ہائی سکول، 99 علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو	شکیل احمد	0321-4369865
الحسن میرج ہال، کوٹ دونی چند، نزد مناواں ٹریننگ سنٹر	محمد عظیم	0321-4849004
مسجد نور الھدیٰ، سوئی گیس روڈ، فیروز والا، شاہدرہ	نعیم اختر عدنان	0308-4090698
ائیر پورٹ سولنگ، نزد وقاص مارکیٹ نادر آباد نمبر 1، بیدیاں روڈ	بریگیڈیر (ر) ڈاکٹر غلام مرتضیٰ	0321-4266470
مسجد الھدیٰ، جلال سٹریٹ، بہار شاہ روڈ، جوڑے پل	خائستہ اکبر	0321-4004049
جامع مسجد خدام القرآن، اکیڈمی روڈ، والٹن	عبدالمنان	0333-4562037
مسجد نور (ایک مینار والی)، چوک مارکیٹ، گلستان کالونی، (دھرم پورہ) مصطفیٰ آباد	شہباز احمد	0321-4004049
جامع مسجد حیدری، گلی نمبر 10، پمپ والا بازار، رچنا ٹاؤن، فیروز والا	مولانا افتخار احمد	0346-4507064

حلقہ لاہور غربی

مقام	مدرس	فون نمبر
جامع مسجد بنت کعبہ، N-866، پونچھ روڈ سمن آباد	نثار احمد شفیق	0321-7580111
جامع القرآن، قرآن اکیڈمی، K-36 ماڈل ٹاؤن	حافظ عاکف سعید	(042) 35869501-03
مریم شادی ہال، مین بلیوارڈ، نزد شاہ فرید چوک، سبزہ زار سکیم	عبدالمہیمن ہادی	0334-4065859
ٹوپاز شادی ہال، 265R, MA، فیز 2، جوہر ٹاؤن	مومن محمود	0313-4954606
مسجد خدیجۃ الکبریٰ، گلی نمبر 4، محلہ غوث نگر، بالمقابل رفیق ببر کلب، چٹی کوٹھی روڈ، شیخوپورہ	قیصر جمال فیاضی	0332-4657442

حلقہ اسلام آباد

سفاری کلب، فیز 3، بحریہ ٹاؤن	ڈاکٹر عبدالسمیع	0334-5253022
مسجد اویس قرنی، سیکٹر I-10/1، اسلام آباد	حافظ اویس ریاض	0333-5524550
الفوز اکیڈمی، سیکٹر E-11، اسلام آباد	نوید احمد عباسی	0333-3610451
آدم لاج، پارک روڈ، چٹھہ بختاور، چک شہزاد	شہزاد احمد	0332-5498484
ملن شادی ہال، بہارہ کہو	نیاز احمد عباسی	0311-5880309
کارِ خیر سکول، ملحق جامع مسجد قباء، ماڈل ٹاؤن ہمک غربی	کامران خلجی	0321-5046449
ڈاکٹر فیصل الزماں کلینک، ڈاکٹرز کالونی، نزد ایوب میڈیکل کمپلیکس انر گیٹ، بالمقابل	عبدالرحمان رفیع	0333-5057120

میرہ مسجد، بیروت	ڈاکٹر اسرار احمدؒ (بذریعہ ویڈیو)	0315-5190243
کمرہ نمبر 211، سیکنڈ فلور، امیر خان پلازہ، جی ٹی روڈ، ہری پور	ڈاکٹر اسرار احمدؒ (بذریعہ ویڈیو)	0331-5742824

حلقہ فیصل آباد

قرآن اکیڈمی، سعید کالونی نمبر 2، فیصل آباد	سید کفیل احمد ہاشمی	0321-7805614
اتفاق مسجد، زیڈ بلاک، مدینہ ٹاؤن، فیصل آباد	عتیق الرحمٰن	0300-8663440
حسن مسجد، کینال روڈ، مدینہ ٹاؤن، فیصل آباد	یاسر سعید	0321-9138000
رہائش محمد سعید، 3 نمبر شاپ، نزد جامعہ امدادیہ، شالیمار ٹاؤن، فیصل آباد	محمد رشید عمر	0300-6690953
العزیز مسجد، پیپلز کالونی، فیصل آباد	ڈاکٹر جہانزیب ندیم	0321-7600482
الائیڈ سکول علی ٹاؤن، سرگودھا روڈ، فیصل آباد	محمد نعمان اصغر	0321-9620418
مسجد صدیق اکبر، گرین ٹاؤن، فیصل آباد	ڈاکٹر نعیم الرحمٰن	0300-7651349
امام علی لائبریری، جامعہ چشتیہ چوک، فیصل آباد	انجینئر فیضان حسن	0332-6848387
رائل ایجوکیشن کمپلیکس، سمندری روڈ، فیصل آباد	پروفیسر ممتاز احمد	0333-6666316
مسجد عزیز، فاطمہ ہسپتال، گلستان کالونی، فیصل آباد	شہزاد شفیع	0313-9998805
مسجد عبید اللہ، محلہ سلطان والا، جھنگ	مختار حسین فاروقی	0333-6729758
سٹی دفتر، گوجرہ روڈ، جھنگ	انجینئر عبداللہ اسماعیل	0333-6735500
قرآن اکیڈمی، لالہ زار کالونی، جھنگ	مفتی عطاء الرحمٰن	0336-6778561
جامع مسجد طوبیٰ، شالیمار ٹاؤن، ٹوبہ	پروفیسر خلیل الرحمٰن	0307-4114598
جامع مسجد قبا، ننکانہ روڈ، شاہکوٹ	ڈاکٹر غلام دستگیر	0321-7642815

حلقہ پنجاب شرقی (عارف والا)

مسجد جامع القرآن، رحمان گارڈن ٹاؤن، فورٹ عباس	حافظ فرخ ضیاء	-
مسجد جامع القرآن و سنت، گلی نمبر 22، فاروق آباد کالونی، بہاول نگر	محمد یونس	-
جامع مسجد الفاطمہ گلشن، حشمت کالونی، ہارون آباد	محمد منیر احمد	-
مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی، مروٹ	ڈاکٹر اسرار احمدؒ (بذریعہ ویڈیو)	-
جامع مسجد نگینہ، المعروف ابوایوب انصاری، بابر ٹاؤن، چشتیاں	محمد امین نوشاہی	

حلقہ پنجاب جنوبی

قرآن اکیڈمی، 25۔ آفیسرز کالونی، ملتان	ڈاکٹر محمد طاہر خاکوانی	(061)6520451
الھدیٰ مسجد، F/13، شاہ رکن عالم کالونی، ملتان	انجینئر عطاء اللہ خان	0331-7072121
قرطبہ مسجد، گارڈن ٹاؤن، ملتان کینٹ	محمد سلیم اختر	0301-7537007
گلستان میرج کلب، معصوم شاہ روڈ، ملتان	محمد عرفان بٹ	0307-7888828
مرکز تنظیم اسلامی، شیخ کالونی، وہاڑی	ڈاکٹر مظہر السلام	0300-6720152
قرآن اکیڈمی، گڑھی قریشی، جی ٹی روڈ، کوٹ ادو	جام عابد	0321-6383502

حلقہ پنجاب شمالی

ڈاکٹر آصف قرآن کمپلیکس، ٹھنہ پل، راولپنڈی	خالد محمود عباسی	0334-8515715
راج محل شادی ہال، نزد راجہ سی این جی، کُری روڈ، راولپنڈی	حافظ عزیز الحق	0333-5374523
گریس کانٹینینٹل میرج ہال، نزد کمیٹی چوک، راولپنڈی	عثمان خاور	0336-2266776
زیب شادی ہال، نزد طیب سی این جی، بوستان روڈ، سکیم 3، راولپنڈی	عمیر نواز	0336-2266776
ایلفا بینکوئٹ ہال، بحریہ ٹاؤن فیز 7 (نزد گارڈن سٹی گیٹ)، راولپنڈی	نعمان واجد عزیز	0336-2266776
نور بینکوئٹ ہال، ریج روڈ، راولپنڈی کینٹ	عبدالرؤف	0333-5127663
زین میرج اینڈ پارٹی ہال، خیابان سرسید، سیکٹر 3، راولپنڈی	مولانا خان بہادر	0300-5545542
فاز پیلس شادی ہال، بالمقابل منور کالونی، مین اڈیالہ روڈ، راولپنڈی	عادل یامین	0321-5159579
جامع مسجد گلزار قائد، نزد ڈرائی پورٹ، راولپنڈی	اشتیاق حسین	0300-9566419
فاطمہ ہال، رائل سن ہوٹل، جی ٹی روڈ، ٹیکسلا	قاضی مسعود احمد	0300-5369827

حلقہ گوجرانوالہ

جامع مسجد احیائے دین، مدثر شہید روڈ، کوٹلی بہرام، سیالکوٹ	چودھری رحمت اللہ بٹر	0321-7101150
مسجد نمرہ، مرکز تنظیم اسلامی، ملک پارک، سوئی گیس لنک روڈ، گوجرانوالہ	شاہد رضا	0300-7446250
مسجد تقویٰ اسلامک سنٹر، جسڑ بائی پاس، نارووال	محمد عثمان بیگ	0333-8774375
نمز کالج، ڈسکہ	ڈاکٹر احمد عاشر گھمن	0300-6407540
مسجد تقویٰ، مرکز تنظیم اسلامی، نزد گرڈ سٹیشن، جلالپور روڈ، گجرات	حافظ علی جنید میر	0334-4600937
مسجد رضائے حبیب، لنک جناح روڈ، گجرات	حافظ زین العابدین	0333-8414625
شادیوال، نزد گجرات	وسیم عباس	0301-6200431

نوٹ: تنظیم اسلامی کے زیر اہتمام منعقدہ تقاریب میں عموماً خواتین کی باپردہ شرکت کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ تاہم، اس حوالے سے حتمی صورت حال دیئے گئے رابطہ نمبر سے معلوم کی جا سکتی ہے۔

دعائے صحت

☆ ہفت روزہ ندائے خلافت کے کمپوزر اور ڈیزائنر عقیل عباس بیمار ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ قارئین اور رفقاء و احباب سے بھی ان کے لیے دعائے صحت کی اپیل کی جاتی ہے۔

Special RAW section set up to foil Pak China Economic Corridor

News Report

The Indian spy agency, Research and Analysis Wing (RAW), has established yet another desk with a special allocation of a huge sum of money at its headquarters on Lodhi Road, New Delhi, to scuttle the China-Pakistan Economic Corridor (CPEC). Rajinder Khanna, the current chief of RAW, is personally supervising the desk as he reports to Prime Minister Narendra Modi directly and seeks instructions from him.

According to sources, RAW has been assigned the gigantic assignment to ruin the trade corridor project, the biggest operation after the creation of Bangladesh tasked to it immediately after its creation in the early 1960's. Highly-placed sources have also revealed that Pakistan's intelligence gathering agencies had collected authentic evidence and proof about the designs of RAW that has already initiated its work. RAW is known for sponsoring terror activities for attaining its objectives. It is engaged in promoting and aiding disruptive elements in Pakistan to destabilize the country. The budget of RAW isn't known to anyone but $300 million have been earmarked initially for subverting the economic corridor. Meanwhile, Interior Minister Chaudhry Nisar Ali Khan has disseminated the evidence provided by various agencies regarding the nefarious designs of RAW in Pakistan and he could soon share the same with the nation, the sources pointed out.

Interestingly, RAW is not answerable to the Indian Parliament on any count, which keeps it out of reach of the Right to Information Act of India. The sources, while referring to the charter of RAW, revealed that the present RAW objectives include, but not limited to, monitoring the political, military, economic and scientific developments in countries which have direct bearing on India's 'national security', formulating of her foreign policy, shaping international public opinion with the help of a strong and vibrant Indian Diaspora and carrying out covert operations to safeguard India's 'national interests'. It also aims to control and limit the supply of military hardware to Pakistan, mostly from European countries, the U.S. and more importantly from China.

RAW has been organized on the lines of CIA. The head of RAW is designated "Secretary (Research)" in the Cabinet Secretariat. Most of the previous chiefs have been experts on either Pakistan or China. They also have the benefit of training in either the USA or the UK, and more recently in Israel. The "Secretary (R)" is under direct command of the Indian prime minister. An additional secretary responsible for the Office of Special Operations and intelligence collected from different countries processed by large number of joint secretaries, who are the functional heads of various specified desks with different regional divisions/areas/countries: Area one – Pakistan; Area two – China and Southeast Asia; Area three – the Middle East and Africa; and Area four – other countries. Two special joint secretaries, reporting to the additional secretary, head the Electronics and Technical Department.

RAW spies are called "research officers" instead of the traditional "agents". There are a sizeable number of female officers in it even at the operational level. In recent years, RAW has shifted its primary focus to Pakistan-China cooperation. It has mustered support from some Western agencies for the purpose. Activities and functions of RAW are highly confidential and declassification of past operations is uncommon unlike agencies like CIA, MI6 and Mossad who have many of their activities declassified. The primary mission of RAW includes aggressive intelligence collection via espionage, psychological warfare, subversion, sabotage and assassinations. RAW maintains active collaboration with other secret

services in various countries. Its contacts with NDS, the Afghan agency, Israel's Mossad, CIA, and MI6 have been well-known due to a common interest among all; Pakistan's nuclear program. RAW has been active in obtaining information and operating through third countries like Afghanistan, the UK, Myanmar, Hong Kong, and Singapore.

The sources also revealed that a joint secretary who has background of Police Service has been assigned for the fresh task, i.e. working with close collaboration of other desks in RAW and the Indian Ministry of External Affairs. The terrorist activities carried out by RAW on Pakistani soil are so well evidenced that the Indian Defense Ministry had no choice but to play 'bully' by adamantly acknowledging them when the Pakistani authorities made these documents public.

Source adapted from: **The News, Tribune**

ضرورت رشتہ

☆ کراچی میں رہائش پذیر فیملی کو اپنی 29 سالہ مطلقہ بیٹی، خوب صورت، خوب سیرت، تعلیم ایم ایس سی ریاضی، 3 سالہ عالمہ کورس، شرعی پردے کی پابند کے لیے دینی مزاج کے حامل برسرروزگار لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔ صرف والدین رابطہ کریں۔ برائے رابطہ: 0322-2182329

☆ تنظیم اسلامی ملتان کے مبتدی رفیق، عمر 49 سال (سرکاری ملازم/آفیسر گریڈ) کو عقد ثانی کے لیے دینی مزاج کی حامل صوم صلوٰۃ کی پابند خاتون (بیوہ/ مطلقہ) کا رشتہ مطلوب ہے۔ ذات پات کی کوئی قید نہیں ہے۔ پہلی بیوی کو طلاق ہو چکی ہے۔ بچے بھی اس کے پاس ہیں۔

برائے رابطہ: 0300-6814664

دعائے مغفرت

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

☆ حلقہ پنجاب پوٹھوہار کے مبتدی رفیق تنظیم راجہ سلطان محمود روڈ ایکسیڈنٹ میں انتقال کر گئے

☆ تنظیم اسلامی داروغہ والا کے رفیق سرفراز احمد کے والد وفات پا گئے

☆ حلقہ لاہور شرقی کی مقامی تنظیم شاہدرہ کے رفیق امداد اللہ کی والدہ وفات پا گئیں

☆ حلقہ کراچی جنوبی کی مقامی تنظیم قرآن اکیڈمی کے نقیب جناب محمد عبداللہ مجید کی والدہ وفات پا گئیں

☆ حلقہ پنجاب پوٹھوہار کے نقیب اسرہ محمد نعمان اور رفیق تنظیم محمد رضوان کی پھوپھی وفات پا گئیں

☆ ناظم نشر و اشاعت تنظیم اسلامی گوجرخان عبدالرحمٰن تابانی کے چچا وفات پا گئے

☆ تنظیم اسلامی گوجرخان کے رفیق محمد سہیل کی والدہ وفات پا گئیں

☆ اندرون شہر لاہور کے رفقاء حبیب رحمان، مجیب الرحمٰن اور ضیا الرحمٰن کی والدہ وفات پا گئیں

☆ حلقہ جنوبی پنجاب ملتان غربی کے امیر سعید اظہر عاصم کے سسر وفات پا گئے

اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے، اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ قارئین سے بھی مرحومین کے لیے دعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَھُمْ وَارْحَمْھُمْ وَاَدْخِلْھُمْ فِیْ رَحْمَتِكَ وَحَاسِبْھُمْ حِسَابًا یَّسِیْرًا

رفقاء متوجہ ہوں

رفقاء کے تحریری سوالات اور

امیر تنظیم اسلامی **حافظ عاکف سعید** حفظہ اللہ

کے جوابات پر مشتمل **ماہانہ پروگرام**

تنظیم اسلامی کی ویب سائیٹ www.tanzeem.org پر

امیر سے ملاقات

کے عنوان سے دیکھا جا سکتا ہے

☆ رفقاء تنظیم پروگرام کے لیے سوالات اپنے نام اور مقامی تنظیم و حلقہ کے حوالہ کے ساتھ ہر ماہ کی **20 تاریخ تک** درج ذیل ذرائع سے بھجوا سکتے ہیں۔

i) بذریعہ ای میل: media@tanzeem.org پر۔

ii) بذریعہ خط: K-36 ماڈل ٹاؤن لاہور کے پتے پر۔

iii) بذریعہ SMS موبائل نمبر 0312-4024677 پر۔

خالصتاً فقہی نوعیت کے سوالات کے جوابات نہیں دیئے جائیں گے

المعلن: مرزا ایوب بیگ (ناظم نشر و اشاعت تنظیم اسلامی) K-36 ماڈل ٹاؤن لاہور 042-35869501-3/042-35856304

روزہ اور رمضان المبارک کی عظمت اور فضیلت سے آگاہی
اور عظمتِ انسان سے واقفیت کے لیے

بانیٔ تنظیم اسلامی **ڈاکٹر اسرار احمد** رحمۃ اللہ علیہ

کے دو کتابچے ----- خود پڑھیے اور احباب کو تحفتاً پیش کیجیے:

① **عظمتِ صوم**

قیمت: 25/- روپے

حدیث قدسی فَاِنَّہٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ کی روشنی میں

② **عظمتِ صیام و قیامِ رمضان مبارک**

قیمت: 25/- روپے